شفاء العينين في إحياء ليلة العيدين

عیدین کی شب خصوصی عبادت سے متعلق جملہ روایات کا تحقیقی جائزہ

از قلم

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی

نظر ثانی

* فضیلۃ الدکتور وصی اللہ عباس حفظہ اللہ
* فضیلۃ الشیخ محمد جعفر المدنی حفظہ اللہ
* فضیلۃ الشیخ عبد الشکور المدنی حفظہ اللہ

ناشر: اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی

اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

اسلامک انفارمیشن سینٹر اپنی ابتداء سے ہی بدعات وخرافات سے پاک خالص دین کی اشاعت کے لیے کوشاں ہے۔قرآن وسنت ہماری دعوت کی اساس اور منہج سلف سے وابستگی ہمارا مسلک ہے۔ وہ تمام افراداور تنظیمیں جوقرآن و سنت کی بالادستی،توحید کے غلغلہ،شرک وبدعات کے قلع قمع اور مسلک اہل حدیث کے فروغ کے لیے کام کررہی ہیں ہم ان کے ہرممکن تعاون کے لیے تیار ہیں اور ان سے ہرممکن تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ ممبئی اور مضافات میں ہورہے دعوتی کام کی تنظیم کی جائے۔ وہ افراد جوانفرادی طور پر دعوت کا کام کررہے ان کی تربیت ہو،ان کوعلمی سپورٹ اوردعوتی موادفراہم کیا جائے۔

ہم چاہتے ہیں کہ دعوت دین کوابلاغ اورترسیل کے جدیدوسائل سے آراستہ کیا جائے۔تاکہ ہماری دعوت ان وسائل کے ذریعہ دنیاکے ایک ایک کونے تک پہنچ سکے۔

امت کادعوتی محاذ بہت وسیع ہے۔تعلیمی،معاشی،فلاحی،سماجی،،سیاسی،اخلاقی اعتقادی،فروعی سارے دعوت کے میدان ہیں۔کوئی ایک تنظیم یابعض افرادا کیلےان سارے دعوتی میدانوں کاحق ادانہیں کرسکتے ۔اس لیے وہ تمام افراداور وہ ساری تنظیمیں جودعوت کے مختلف میدانوں میں سرگرم ہیں سب کی سب حوصلہ افزائی کی مستحق ہیں۔اوران ساری تنظیموں کے درمیان جب تک تعامل کاراستہ ہموارنہیں ہوگا دعوت کاحق ادانہیں کیا جاسکتا۔

ہم اللہ کے دین کوسارے ادیان پراوررسول کی اطاعت کوساری اطاعتوں پرغالب کرنے کے لیے کام کررہے ہیں۔
ہم اس بات کاآپ کو پورایقین دلاتے ہیں کہ اپنے علم اوراستطاعت کی آخری حدوں تک ہم اس مشن کوخالص قرآن وسنت کی بنیادوں ہی پرآگے بڑھائیں گے۔کون سی زمیں ہمیں پناہ دے گی اورکون سا آسمان ہم پرسایہ کرے گا اگراس مشن کا آگے بڑھانے میں ہم اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت شروع کردیں۔

فی الحال ممبئی ہماری دعوتی ترجیح ہے۔اس سے آگے بڑھ کر پورے ہندستان،اوراس سے بھی آگے بڑھ کر پوری دنیا میں اپنادعوتی نیٹ ورک پھیلا دینے کا ہماراارادہ ہے۔اس مرحلہ میں یہ بات شاید بڑی لگےلیکن اللہ کے فضل سے کچھ بھی بعیدنہیں۔اورہم اس کی رحمت سے بالکل بھی مایوس نہیں۔ویسے بھی ہر بڑے سفرکی شروعات ایک چھوٹے قدم سے ہوتی ہے۔
اورہم تو پھر بھی اس سفرکی بہت سے پڑاو پارکر چکے ہیں۔اللہ کافضل،ہمارے عزائم اورآپ کاتعاون ساتھ ہوجائیں تو ہمارے یہ خواب اپنی تعبیروں تک پہنچ سکتے ہے۔

اللہ ہمارے عزائم اورآپ کے تعاون کواخلاص اورنصرت سے نوازے۔

شفاء العینین
فی
إحیاء لیلة العیدین

(عیدین کی شب خصوصی عبادت سے متعلق جملہ روایات کا تحقیقی جائزہ)

از قلم

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی

نظر ثانی

فضیلۃ الدکتور وصی اللہ عباس حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد جعفر المدنی حفظہ اللہ　　فضیلۃ الشیخ عبد الشکور المدنی حفظہ اللہ

ناشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی

کتاب کا نام : شفاء العینین فی إحیاء لیلة العیدین

مؤلف : حافظ اکبر علی اختر علی سلفی

تاریخ اشاعت : 27.08.2017

تعداد صفحات : 105

ایڈیشن : اول

قیمت :

ناشر : اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی

ملنے کا پتہ

اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی

KURLA : 6-Swastik Chamber, Below Kurla Nursing Home,
Opp. Noorjhan-1, Pipe Road, Kurla (W), Mumbai - 70

اسلامک انفارمیشن سینٹر، اندھری، ممبئی

ANDHERI : Andheri Bakery Compound, Next to Jumbo King,
Andheri Stn.Jama Masjid, Andheri (W), Mum-58

فہرست مضامین

انتساب

اس کتاب کو میں:

[اولاً]: اپنے والدین کی طرف منسوب کرتا ہوں، جنہوں نے میری پرورش کی، احسن طریقے سے تربیت کی، رحمت وشفقت کی بوچھار کی اور اچھے اور برے کی تمیز سکھائی ۔نیز اعلیٰ تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے اپنے سے جدا کیا جو کہ ان کی جانب سے ایک عظیم قربانی تھی۔

[ثانیاً]: اپنے تمام اساتذہ کی طرف منسوب کرتا ہوں، جن کی کاوشوں، رات و دن کی محنت ولگن، شفقت ومحبت اور احسن تربیت کی وجہ سے اس کتاب کو لکھنے میں کامیاب ہوا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

از فضیلۃ الدکتور وصی اللہ عباس حفظہ اللہ

الحمد للہ رب العالمین، و الصلاۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین و بعد!

حافظ اکبر علی سلفی سلمہ اللہ کی تحقیق بنام ”شفاء العینین فی إحیاء لیلة العیدین“ اور اسی طرح لیلۃ الجائزہ کی روایت کی تحقیق بھی پڑھا۔ حافظ صاحب نے متعلقہ روایات کا ذکر کر کے اصول حدیث کی روشنی میں اور علماء حدیث کی تحقیق کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ ان روایات میں سے کوئی روایت قابل عمل و اعتماد نہیں۔ جزاہ اللہ خیرا.

اس قسم کے مسائل کی تحقیق کو امت کے سامنے پیش کر کے منہج سلف کا زندہ کرنا اس زمانے کی اہم ضروریات میں سے ہے کیونکہ امت میں ضعیف اور موضوع روایات کے ذریعہ بہت سی بدعات کا رواج ہوا ہے۔ طالب علم کا فریضہ ہے کہ لوگوں کو صحیح سنت کی رہنمائی کرے۔

و کتبہ: وصی اللہ محمد عباس

1438ھ-11-21

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

الحمدللہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد:

ہمارے معاشرے میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو عیدین کی شب خصوصی عبادت کا اہتمام کرتے ہیں، جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ اپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلاں فلاں کتاب میں لکھا ہے یا فلاں فلاں عالم نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

(1) جس نے عیدین کی دونوں راتوں اور نصف شعبان کی رات کو زندہ کیا (یعنی بیدار رہ کر عبادت کی) تو جس دن دلوں کو موت آئے گی، اس دن اس کا دل نہیں مرے گا۔

(2) جس نے عید الاضحیٰ کی رات دو رکعت نماز پڑھی (اس طرح سے کہ) ہر رکعت میں پندرہ (15) بار سورۃ الفاتحہ، پندرہ (15) بار سورۃ الاخلاص، پندرہ (15) بار سورۃ الفلق اور پندرہ (15) بار سورۃ الناس پڑھے، جب سلام پھیر دے تو آیۃ الکرسی تین بار اور پندرہ (15) بار بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت والوں میں سے کر دیتا ہے، اس کے پوشیدہ اور علانیہ گناہ کو بخش دیتا ہے، ہر آیت کے بدلے جو اس نے (نماز میں) پڑھی ہے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھ دیتا ہے گویا کہ اس نے اولاد اسماعیل میں سے ساٹھ (60) غلام آزاد کر دیا ہے، اگر وہ اس دن سے لیکر آنے والے جمعہ کے درمیان میں مر گیا تو وہ شہید کی موت مرے گا۔

(3) جو شخص چار راتوں کو (عبادت کرتے ہوئے) بیدار رہا تو اس کے لئے جنت

واجب ہوگئی:

(1) لیلۃ الترویہ (یعنی آٹھ ذی الحجہ کی رات)۔

(2) لیلۃ العرفہ (یعنی نو ذی الحجہ کی رات)۔

(3) لیلۃ النحر (یعنی دس ذی الحجہ، عیدالاضحیٰ کی رات)۔

(4) لیلۃ الفطر (یعنی یکم شوال، عیدالفطر کی رات) وغیرہم۔

راقم ایسے لوگوں کی خدمت میں باادب عرض کرتا ہے کہ آپ جن کتابوں کا حوالہ دے رہے ہیں اُن میں اِن احادیث پر صحت وضعف کے اعتبار سے کوئی حکم نہیں لگایا گیا ہے اور جن جن عالموں نے آپ کی اِن احادیث کی طرف رہنمائی کی ہے، انہوں نے یا تو آپ سے اِن احادیث کی حقیقت کو چھپایا ہے یا ان کی حقیقت سے وہ خود ناآشنا ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم.

میرے اسلامی بھائیو! اس تعلق سے جتنی روایتیں مروی ہیں وہ سب کی سب سخت ضعیف، منکر، موضوع اورمن گھڑت ہیں جیسا کہ راقم نے - اللہ کے فضل وکرم سے- اس رسالے میں ثابت کیا ہے لہذا آپ حضرات سے گذارش ہے کہ ان دونوں راتوں میں خصوصی عبادت کا اہتمام نہ کریں۔

نیز آپ حضرات سے مؤدبانہ التماس کرتا ہوں ہے کہ اس رسالے کو بغور انصاف کی نظر سے پڑھیں، ان شاء اللہ العزیز حق آپ کے سامنے واضح ہوجائے گا۔ واللہ ولی التوفیق.

موضع ہذا میں دو باتیں اور بتادینا مناسب سمجھتا ہوں :

(1) ہوسکتا ہے کوئی آپ سے کہے کہ فضائل اعمال کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے تو آپ ان کی خدمت میں باادب عرض کریں کہ میرے بھائی! مسئلہ ہذا سے متعلق جتنی روایتیں مروی ہیں وہ سب کی سب ضعیف نہیں بلکہ سخت ضعیف، منکر، موضوع اور من گھڑت ہیں اور فضائل کے باب میں بھی اس طرح کی احادیث پر عمل نہیں کیا جاتا ہے۔

(2) ہوسکتا ہے کوئی آپ سے کہے کہ جماعت اہل حدیث لوگوں کو اعمال سے دور کرنے کی کوشش کرتی ہے، انہیں اعمال صالحہ کو انجام دینے سے روکتی ہے تو آپ ان کی خدمت میں باادب عرض کریں کہ میرے بھائی! جماعت اہل حدیث لوگوں کو اعمال صالحہ کرنے سے نہیں روکتی ہے بلکہ اُن کو:

(1) اُن اعمال سے روکتی ہے جن کو وہ شریعت کا حصہ سمجھ کر کرتے ہیں جبکہ وہ شریعت کا حصہ نہیں ہوتے ہیں۔

(2) ان کو بدعات سے روکتی ہے۔

(3) ان کو ان اعمال صالحہ کی طرف دعوت دیتی ہے جو احادیث صحیحہ وحسنہ سے ثابت ہوتے ہیں۔ وغیرہم۔

سبب تالیف:

محترم قارئین! لیلۃ الفطر سے پہلے مختلف لوگوں نے راقم سے عید الفطر کی شب خصوصی عبادت سے متعلق مختلف طرح سے سوال کیا، راقم نے - اللہ کے فضل وکرم سے - ان سب کا جواب بھی دیا لیکن انہیں میں سے ایک سائل سے راقم نے کہا کہ ان شاء اللہ العزیز عید

الاضحیٰ سے پہلے اس تعلق سے جتنی روایتیں مروی ہیں ان سب کی مفصل تحقیق آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

اور آج - اللہ کی توفیق وفضل وکرم سے - میں نے ان تمام مرویات کی مفصل تحقیق کر دی ہے، اب بس اس سائل کی خدمت میں پیش کرنا باقی ہے۔

ایک اہم گزارش :

محترم علماء کرام! راقم نے - اپنے علم کے حد تک - مسئلہ ہذا سے متعلق جتنی روایتیں تھیں ،ان سب کی مفصل تحقیق اس رسالے میں پیش کر دی ہے۔ اگر کوئی روایت چھوٹ گئی ہو تو آپ سے گزارش ہے کہ - برائے مہربانی - مجھے باخبر کریں۔

نیز اس رسالے میں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو احسن طریقے اس ناچیز کو باخبر کریں۔

اللہ آپ کو اجر جزیل سے نوازے گا۔ واللہ الموفق.

کلمات تشکر:

سب سے پہلے راقم اللہ کا شکر گزار ہے جس کی توفیق اور فضل وکرم سے یہ رسالہ پائے تکمیل کو پہنچا۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات.

بعدہ راقم درج ذیل علماء کرام کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے اس رسالے پر نظر ثانی کی اور مجھے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

(1) دکتور وصی اللہ عباس حفظہ اللہ

(2) فضیلۃ الشیخ محمد جعفر الہندی المدنی حفظہ اللہ

(3) فضیلۃ الشیخ عبد الشکور المدنی حفظہ اللہ

بارک اللہ فی علمھم و مالھم و کثر من امثالھم۔

اور اخیر میں اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی، میرے والد محترم، شیخ عبد العظیم سلفی حفظہ اللہ اور دیگر معاونین کا بھی شکر گزار ہوں جن کے تعاون سے یہ رسالہ منظر عام پر آرہا ہے۔

دعائیہ کلمات:

اخیر میں رب العالمین سے دعا گو ہوں کہ وہ اس رسالے کو عوام کی اصلاح و ہدایت کا ذریعہ اور خواص کے لئے مفید بنائے اور مؤلف اور اس کے والدین و اساتذہ، ناشر اور دیگر تمام معاونین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

تقبل یا رب العالمین

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی
اسلامک انفارمیشن سینٹر، اندھیری، ممبئی
23-شوال-1438ھ
18-7-2017

سنہری قول

امام محمد بن ابوبکر، المعروف با بن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (المتوفی: 751ھ) فرماتے ہیں:

"وَلَا صَحَّ عَنْهُ فِي إِحْيَاءِ لَيْلَتَي الْعِيدَيْنِ شَيْءٌ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عیدین کی رات کو زندہ کرنے (یعنی ان میں جاگ کر بطور خاص عبادت کرنے) سے متعلق کوئی چیز ثابت نہیں ہے"۔

(زاد المعاد في هدي خير العباد بتحقيق شعيب وعبد القادر الارنووط: 228/2)

عیدین کی شب خصوصی عبادت سے متعلق جملہ روایات کا تحقیقی جائزہ

مرفوع روایتیں

(1)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت

امام ابو القاسم علی بن الحسن ، المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ (المتوفی : 571ھ) فرماتے ہیں:

"أخبرنا أبو الحسن الخشاب، نا نصر بن إبراهيم بن نصر لفظا ببيت المقدس في شهر رمضان سنة سبعين وأربعمائة ، أنا أبو جعفر محمد بن أحمد الأنماطي، أنا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد المطهري، أنا أبو محمد عبدالله بن أبي يحيى الإمام، نا أبو يعقوب البحري الجرجاني، نا علي بن نصير، نا سويد بن سعيد، حدثني عبد الرحيم بن زيد العمي، عن أبيه، عن وهب بن منبه، عن معاذ بن جبل، عن النبي (صلى الله عليه وسلم) قال: من أحيا الليالي الأربع، وجبت له الجنة : ليلة التروية وليلة عرفة وليلة النحر وليلة الفطر"۔

[**ترجمه**] سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چار راتوں کو (عبادت کرتے ہوئے) بیدار رہا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی:

(1) لیلۃ الترویہ (یعنی آٹھ ذی الحجہ کی رات)۔

(2) لیلۃ العرفہ (یعنی نو ذی الحجہ کی رات)۔

(3) لیلۃ النحر (یعنی دس ذی الحجہ، عید الاضحیٰ کی رات)۔

(4) لیلۃ الفطر (یعنی یکم شوال، عید الفطر کی رات)۔

[**تخريج**] تاريخ دمشق لابن عساكر بتحقيق عمرو بن غرامة العمروي: 93/43،

ت: 4987 و العلل المتناهية في الأحاديث الواهية بتحقيق ارشاد الحق الاثرى: 2/77، ح: 934 و الترغيب و الترهيب للاصبهانى بتحقيق أيمن بن صالح بن شعبان: 1/248، ح: 374 وغیرھم۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث منكر و اسناده ضعيف جدا و منقطع (یہ حدیث منکر ہے اور اس کی سند سخت ضعیف اور منقطع ہے)۔

امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ): "**هَذَا حَدِيثٌ لَايَصِحُّ**" "یہ حدیث ثابت نہیں ہے"۔

[**سبب**] روایت ہذا میں تین علتیں ہیں:

(1) **عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ زَيْدِ بنِ الحَوَارِيِّ العَمِّيُّ**: یہ متروک راوی ہے، اس نے اپنے والد سے منکر اور موضوع روایتیں بیان کی ہیں۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

امام ابو زکریا یحیی بن معین رحمہ اللہ (المتوفی: 233ھ): "**ليس بشئ**" (الجرح و التعديل لابن ابی حاتم بتحقيق المعلمی: 5/340، ت: 1603 و اسناده صحيح)

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی: 256ھ): "**تركُوه**" "محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے"۔ (التاريخ الكبير بحواشی محمود خليل: 6/104، ت: 1844)

امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ (المتوفی: 264ھ): "**واهی ضعيف الحديث**" (الجرح و التعديل لابن ابی حاتم بتحقيق المعلمی: 5/340، ت: 1603)

امام ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی: 277ھ): "**ترك حديثه، كان**

یفسد اباہ یحدث عنه بالطامات" "اس کی حدیث ترک کر دی گئی ہے، اس نے اپنے والد کی احادیث کو برباد کر دیا تھا، ان سے موضوع روایتیں بیان کرتا تھا"۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:5/340، ت:1603)

۞ امام ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (المتوفی:303ھ):"**متروك**" (الضعفاء والمتروکون بتحقیق محمود إبراهیم زاید، ص: 68، ت:368) "**لیس بثقة، ولا یکتب حدیثه**" "وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی"۔ (إکمال تهذیب الکمال في أسماء الرجال للمغلطائی بتحقیق عادل و اسامة: 8/260، ت:3283 و قد نقله المؤلف من کتابه)

۞ امام ابو یحیی زکریا بن یحیی الساجی رحمہ اللہ (المتوفی:307ھ):"**عنده مناکیر**" "اس کے پاس منکر روایتیں ہیں"۔ (تهذیب التهذیب للحافظ: 6/306، ت:602 و إکمال تهذیب الکمال في أسماء الرجال للمغلطائی بتحقیق عادل و اسامة: 8/260، ت:3283)

۞ امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ) :"**یَرْوِي عَن أَبِیهِ الْعَجَائِب، لَا یشك من الحَدِیث صناعته أَنَّهَا معمولة أَو مَقْلُوبَة کلهَا یروي عَن أَبِیه**" "اس نے اپنے والد سے عجیب عجیب چیزیں روایت کی ہیں جن کے موضوع یا مقلوب ہونے میں ماہرین حدیث کو شک نہیں ہوسکتا ہے، وہ سب کی سب اس نے اپنے والد سے روایت کیا ہے"۔ (المجروحین بتحقیق محمود إبراهیم:2/161، ت:784)

۞ امام ابونعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی:430ھ) : "عَن أَبِيه أَحَادِيث مُنكَرَة" "اس نے اپنے والد سے منکر احادیث بیان کی ہیں"۔ (الضعفاء بتحقيق فاروق حمادة، ص:110، ت:144)

۞ امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی : 748ھ) : "أَحَدُ المَتْرُوكِيْنَ" (سير أعلام النبلاء بتحقيق محمد نعيم:8/358، ت:102)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی : 852ھ): "متروك كذبه ابن معين" "متروک ہے، امام ابن معین رحمہ اللہ نے اس کی تکذیب کی ہے"۔ (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:354، ت:4053)

تفصیل کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقيق بشار عواد :34/18، ت:3406 وغیرہ۔

اور روایت ہذا کو اس نے اپنے والد سے ہی روایت کیا ہے۔

(2) زَيْدُ بْنُ الْحَوَارِيِّ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ: یہ ضعیف راوی ہیں۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام ابوعبد اللہ محمد بن سعد البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی:230ھ): "وكان ضعيفًا في الحديث" "وہ حدیث میں ضعیف تھا"۔ (الطبقات الكبرى بتحقيق محمد عبد القادر :7/178، ت:3170)

۞ امام ابوالحسن علی بن عبد اللہ المدینی رحمہ اللہ (المتوفی :234ھ): "كَانَ ضَعِيفا عندنَا" "ہمارے نزدیک ضعیف تھا"۔ (سؤالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لعلي بن

المدیني بتحقیق موفق عبداللہ، ص:54، ت:15)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ): "**ضعیف**" (تقریب التھذیب بتحقیق محمد عوامة، ص:223، ت:2131)

تفصیل کے لئے دیکھیں: تھذیب الکمال في أسماء الرجال للمزی بتحقیق بشار عواد :56/10، ت:2102 وغیرہ۔

(3) روایت ہذا میں وہب بن منبہ رحمہ اللہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں جبکہ وہب رحمہ اللہ کی پیدائش 34ھ میں اور ابن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات 18ھ میں ہے لہذا اسند منقطع ہے۔

۞ اب چند باتیں بطور تنبیہ پیش خدمت ہیں:

[**تنبیه نمبر: 1**] امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**قَالَ یحیی : لَیْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ مرّة: کَذَّاب**" "امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبد الرحیم کچھ نہیں ہے اور ایک مرتبہ فرمایا: یہ کذاب ہے"۔ (الضعفاء والمتروکون بتحقیق عبداللہ القاضي:102/2، ت:1915)

یہی بات امام مغلطائی اور حافظ ابن حجر رحمہما اللہ نے بھی امام عقیلی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ دیکھیں: (إکمال تھذیب الکمال في أسماء الرجال للمغلطائی بتحقیق عادل واسامة:260/8، ت:3283 و تھذیب التھذیب للحافظ:306/6، ت:602)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ الضعفاء الکبیر للعقیلی میں عبد الرحیم کا ترجمہ موجود ہے لیکن وہاں مصنف نے اپنی سند کے ساتھ امام ابن معین رحمہ اللہ کا دو قول نقل کیا ہے:

(1) لَيْسَ بِشَيْءٍ۔

(2) تَرَكُوهُ۔

لیکن کذاب خبیث کا قول نقل نہیں کیا ہے۔ تلاش بسیار کے باوجود مجھے امام ابن معین رحمہ اللہ سے، صحیح یا حسن سند کے ساتھ یا ان کی کسی مطبوعہ کتاب میں عبد الرحیم کی بابت کذاب خبیث کی جرح نہیں مل سکی۔ واللہ اعلم.

[**تنبیہ نمبر: 2**] زیر بحث روایت الترغیب والترہیب للاصبھانی میں اس طرح ہے:

❁ امام ابوالقاسم اسماعیل بن احمد، الملقب بقوام السنۃ رحمہ اللہ (المتوفی: 535ھ) فرماتے ہیں:

"أخبرنا أبو الفتح الصحاف، أنا أبو سعيد النقاش الحافظ، أنا أبو ذر: الحسين بن الحسن بن علي الكندي بالكوفة، ثنا الحسين بن أحمد المالكي، ثنا سويد بن سعيد، ثنا عبد الرحمن بن زيد، عن أبيه، عن وهب بن منبه، عن معاذ بن جبل -رضي الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أحيا الليالي الخمس وجبت له الجنة، ليلة التروية، وليلة عرفة، وليلة النحر، وليلة النصف من شعبان))"۔

اس کے متعلق چند باتیں پیش خدمت ہیں :

(1) سند میں عبد الرحمن بن زید ہے جبکہ صحیح عبد الرحیم بن زید العمی ہے جیسا کہ دوسری کتابوں میں ہے۔

(2) المکتبہ الوقفیہ میں یہ کتاب پی ڈی ایف (PDF) میں موجود ہے، اس میں دہب بن منبہ لکھا ہوا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے لیکن مکتبہ شاملہ میں وہب بن منبہ لکھا ہوا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(3) متن میں اجمالا پانچ راتوں کا ذکر ہے پھر تفصیلا چار راتوں کا ذکر ہے جبکہ دوسری کتابوں میں (جن کا حوالہ راقم نے تخریج میں دیا ہے) اجمالا اور تفصیلا دونوں طرح سے چار راتوں کا ذکر ہے۔ نیز دوسری کتابوں میں نصف شعبان کی رات کا ذکر نہیں ہے بلکہ عید الفطر کی رات کا ذکر ہے۔

پھر میرے ذہن میں یہ بات آئی کہیں ایسا تو نہیں کہ **"لیلة النحر"** اور **"لیلة النصف من شعبان"** کے درمیان میں سے **"لیلة الفطر"** حذف ہو گیا ہے۔

پھر میں نے الترغیب والترہیب للمنذری دیکھی جس میں انہوں نے زیر بحث روایت کو امام اصبھانی رحمہ اللہ کی کتاب سے ہی اس طرح نقل کیا ہے: **"وروي عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -:**

"من أحيا الليالي الخمسَ؛ وجبت له الجنة: ليلةَ التروية، وليلةَ عرفة، وليلةَ النحر، وليلةَ الفطر، وليلةَ النصف من شعبان". رواه الأصبهاني"۔

(بتحقیق الالبانی (ضعیف الترغیب): 334/1، ح: 667)

جس سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ میرے ذہن میں جو بات آئی تھی وہ صحیح تھی۔

والحمد للہ علی ذلک.

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

(2)
سیدنا کردوس رضی اللہ عنہ کی روایت

❁ امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

"أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الزَّاغُونِيُّ، قَالَ: نا طراد ابن مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِلالُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيمَا أَذِنَ لَنَا أَنْ نَرْوِيهِ عَنْهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمَصْرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ، قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: نا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجَزْرِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ كُرْدُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَحْيَا لَيْلَتَيِ الْعِيدِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ فِيهِ الْقُلُوبُ"۔

[**ترجمہ**] سیدنا کردوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عیدین کی دونوں راتوں اور نصف شعبان کی رات کو زندہ کیا (یعنی بیدار ہو کر عبادت کی) تو جس دن دلوں کو موت آئے گی، اس دن اس کا دل نہیں مرے گا۔

[**تخریج**] العلل المتناهية في الأحاديث الواهية بتحقيق ارشاد الحق الاثری: 71/2، ح: 924 و معجم ابن الأعرابي بتحقيق عبد المحسن: 1047/3، ح: 2252 و معرفة الصحابة لابی نعیم بتحقيق عادل بن یوسف العزازي: 2414/5، ح: 5908 وغیرهم۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث منكر و اسناده واه بمرة (یہ حدیث منکر ہے اور اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

❁ امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ): "هَذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" "یہ حدیث اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ثابت نہیں ہے"۔

امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ) : "وھذا حدیث منکر مرسل" "یہ حدیث منکر اور مرسل ہے"۔ (میزان الاعتدال بتحقیق البجاوی :308/3، ت:6546)

[**سبب**] روایت ہذا میں تین علتیں ہیں:

(1) **عيسى بْن إبراهيم الْقُرَشِيّ الهاشُميّ**: یہ سخت ضعیف، منکر الحدیث راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

امام ابوزکریا یحیی بن معین رحمہ اللہ (المتوفی:233ھ): **"ليس بشيء"** (تاریخ ابن معین (رواية الدوري) بتحقيق احمد محمد : 161/4، ت : 3713) **"ليس حديثه بشيء"** "اس کی حدیث کچھ نہیں ہے"۔ (تاریخ ابن معین (رواية الدوري) بتحقيق احمد محمد:208/4، ت:3990)

امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی:241ھ): **"ليس بشيء"** (سؤالات المروذی:276وموسوعةأقوال الإمامأحمدبن حنبل:134/3، ت:2076)

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ): **"مُنكَرُ الحديثِ"** (التاريخ الكبير بحواشی محمود خليل:407/6، ت:2802)

امام ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): **"متروك الحديث"** (الجرح والتعديل لابن ابی حاتم بتحقيق المعلمی:272/6، ت:1505)

۞ امام ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (المتوفی : 303ھ) : "**منکر الحدیث**" (الضعفاء والمتروکون بتحقیق محمود إبراهیم زاید، ص:76، ت:426)

۞ امام ابوحفص عمر بن احمد، المعروف بابن شاہین رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ): "**لیس حدیثه بشيء**" "اس کی حدیث کچھ نہیں ہے"۔ (تاریخ أسماء الضعفاء والكذابين بتحقيق عبدالرحيم محمد أحمد القشقري، ص:145، ت:464)

تفصیل کے لئے دیکھیں: لسان المیزان للحافظ بتحقیق ابی غدة:257/6، ت:5915 وغیرہ۔

(2) **مَرْوَانُ بنُ سَالِمٍ الجَزَرِيُّ**: یہ متروک اور منکر الحدیث راوی ہے اور بعض ائمہ نے اسے کذاب اور وضاع کہا ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ): "**مُنكَرُ الحديثِ**" (التاريخ الكبير بحواشی محمود خلیل:373/7، ت:1602)

۞ امام ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): "**منكر الحديث جدا، ضعيف الحديث، ليس له حديث قائم، قلت: يترك حديثه؟ قال: لا، بل يكتب حديثه**" "سخت منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے، اس کی کوئی بھی حدیث درست نہیں ہے۔ (امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:) میں نے (اپنے والد سے) کہا: اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ لکھی جائے گی"۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:275/8، ت:1255)

۞ امام یعقوب بن سفیان الفسوی رحمہ اللہ (المتوفی: 277ھ): "**مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، لَا يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهِ وَلَا يَكْتُبُ أَهْلُ العلم حديثه الا للمعرفة**" "منکر الحدیث ہے، اس کی روایت سے احتجاج نہیں کیا جائے گا، اہل علم اس کی حدیث کو فقط معرفت کے لئے لکھتے ہیں"۔ (المعرفة والتاريخ بتحقيق أكرم ضياء العمري: 42/3)

۞ امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (المتوفی: 303ھ): "**متروك الحديث**" (الضعفاء والمتروكون بتحقيق محمود إبراهيم زايد، ص: 96، ت: 558)

۞ امام ابو یحیی زکریا بن یحیی الساجی رحمہ اللہ (المتوفی: 307ھ): "**كذاب، يضع الحديث**" "جھوٹا تھا اور حدیث گھڑتا تھا"۔ (إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمغلطائی بتحقيق عادل و اسامة: 133/11، ت: 4491)

۞ امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: 354ھ): "**كَانَ مِمَّن يَرْوِي الْمَنَاكِير عَن الْمَشَاهِير وَيَأْتِي عَن الثِّقَات مَا لَيْسَ من حَدِيث الْأَثْبَات فَلَمَّا كثر ذَلِك فِي رِوَايَته بَطل الِاحْتِجَاج بأخباره**" "یہ مشہور رواۃ سے منکر روایتیں بیان کرتا تھا اور ثقہ رواۃ سے ایسی ایسی چیزیں روایت کرتا تھا جو ان کی احادیث میں سے نہیں ہوتی تھیں۔ جب اس کی مرویات میں اس کی کثرت ہوگئی تو اس کی احادیث سے احتجاج کرنا باطل ہوگیا"۔ (المجروحين بتحقيق محمود إبراهيم: 13/3، ت: 1042)

۞ امام ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: 385ھ): "**مَتْرُوك الْحَدِيثِ**" (العلل الواردة في الأحاديث النبوية بتحقيق محفوظ الرحمن زين الله السلفي

:137/5، رقم السوال:773)

۞ امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی:430ھ): **"مُنكر الحَدِيث"**

(الضعفاء بتحقيق فاروق حمادة، ص:146، ت:238)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ): **"أجْمَعُوا عَلَى ضعفِهِ"** "محدثین نے اس کے ضعف پر اجماع کیا ہے"۔ (سیر أعلام النبلاء بتحقيق مجموعة من المحققين:35/9، ت:8)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ): **"متروك ورماه الساجي وغيره بالوضع"** "متروک ہے اور امام ساجی وغیرہ نے اسے متہم بالوضع قرار دیا ہے"۔

(تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:526، ت:6570)

تفصیل کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقيق بشار عواد :392/27، ت:5873 وغیرہ۔

(3) **ابْن كُرْدُوسٍ:** یہ غیر معروف راوی ہے۔

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ): **"لا يعرف اسمه ولا اله"** "اس کا نام اور یہ دونوں نہیں جانا جاتا ہے"۔ (الفتوحات الربانية بتحقيق عبد المنعم خليل:164/4)

[**فائدہ نمبر:1**] زیر بحث سند میں اور بھی علتیں ہیں لیکن انہیں نظرانداز کیا جا رہا ہے۔

[**فائدہ نمبر:2**] امام ذہبی رحمہ اللہ نے روایت ہذا کو مرسل کیوں کہا؟ اس کی وجہ میں نہیں جان سکا۔ واللہ اعلم۔

۞ ۞ ۞

(3)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی رحمہ اللہ (المتوفی:509ھ) فرماتے ہیں:

"أخبرنا أبي، أخبرنا الميداني، أخبرنا أبو إسحاق [إبراهيم بن] محمد بن جعدويه المعبِّر بقزوين، أخبرنا أبو علي الحسن بن محمد النجار، أخبرنا محمد بن الحسين المذكر ،حدثنا أحمد بن محمد بن جعفر الهمداني، حدثنا إسماعيل بن الفضل، حدثنا سختويه بن شبيب الباهلي ، حدثنا عاصم، عن إسماعيل بن أبي زياد، عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان النهدي، عن سلمان رفعه: (ما مِن عبدٍ يصلي ليلة العيد ستَّ ركعات إلا شُفِّع في أهل بيته كلّهم قد وجب لهم النار)"۔

(قال الامام السيوطی رحمه الله): "إسماعيل كذاب"۔

[**ترجمہ**] سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی بندہ عید کی رات چھ رکعات پڑھے گا تو اس کی سفارش قبول کی جائے گی، اس کے ایسے گھر والوں کے حق میں جن پر جہنم واجب ہوگئی تھی۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسماعیل کذاب ہے۔

[**حوالہ**] الزيادات على الموضوعات للسيوطی بتحقيق رامز خالد: 473/1، ح :519 و الفردوس بمأثور الخطاب بتحقيق السعيد بن بسيوني: 10/4، ح: 6027 و غيرهم۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موضوع بلا ريب (یہ حدیث بلا شبہ موضوع ہے)۔

[**موضوع ہونے کی وجہ**] روایت ہذا کی سند میں "**إسماعيل بن أبي زياد الشامي**" ہے جو کہ متروک، کذاب اور وضاع راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ): "**متروك يضع الحديث**" "متروک ہے اور حدیث گھڑتا تھا"۔ (سؤالات البرقاني للدارقطني بتحقيق عبد الرحيم القشقري، ص:13، ت:4) "**يضع، كذاب، متروك**" (الضعفاء و المتروكون بتحقيق عبد الرحيم محمد القشقري: 256/1، ت:83)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ): "**كذاب**" (ديوان الضعفاء بتحقيق حماد الأنصاري، ص:33، ت:404)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ): "**متروك كذبوه**" "متروک ہے، محدثین نے اسے کذاب قرار دیا ہے"۔ (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:107، ت:446)

نیز دیکھیں: المتفق و المفترق للخطيب البغدادی بتحقيق الدكتور محمد صادق: 362/1، ت:149-375/1، ت:158 و 1727/3، ت: 1104 و تهذيب التهذيب لابن حجر: 298/1، ت:552-الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند و تهذيب الكمال للمزی بتحقيق الدكتور بشار عواد: 96/3، ت:446 وغيرهم۔

(4)

سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کی روایتیں

(پہلی روایت)

امام ابو القاسم علی بن الحسن ، المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ (المتوفی: 571ھ)

فرماتے ہیں: "أخبرنا أبو الفتح نصر الله بن محمد، حدثنا نصر بن إبراهيم ، أنبأنا أبو سعيد بندار بن عمر الروياني، أنبأنا أبو محمد عبد الله بن جعفر الخبازي ، أنبأ أبو علي الحسن بن علي بن محمد بن بشار الزاهد بهمذان قراءة عليه من أصل سماعه ، أنبأنا علي بن محمد القزويني، حدثنا إبراهيم بن محمد بن برة الصنعاني، حدثنا عبد القدوس، حدثنا إبراهيم بن أبي يحيى، عن أبي قعنب، عن ابي أمامة الباهلي، قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم): خمس ليال لا ترد فيهن الدعوة: أول ليلة من رجب ، وليلة النصف من شعبان، وليلة الجمعة، وليلة الفطر، وليلة النحر"۔

[ترجمه] سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعاء رد نہیں ہوتی:

(1) رجب کی پہلی رات۔ (2) نصف شعبان کی رات۔

(3) جمعہ کی رات۔ (4) عید الفطر کی رات۔

(5) عید الاضحیٰ کی رات۔

[تخریج] تاریخ دمشق لابن عساکر بتحقیق عمرو بن غرامة العمروي: 408/10، ت: 968 وأحاديث أبي عمران موسى بن هارون البزاز - مخطوط، ص: 108، ح: 111۔

[حکم حدیث] هذا حديث موضوع بلا شک (یہ حدیث بلا شبہ موضوع ہے)۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ : "موضوع"۔(الضعیفة:649/3، ح:1452)

[موضوع ہونے کی وجہ] روایت ہذا کی سند میں دو علتیں ہیں:

(1) **إِبْرَاهِيم بْن مُحَمَّد بْن أَبِي يحيى - واسمه سمعان - الأَسلميّ**: یہ متروک الحدیث اور کذاب راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

❁ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ): "**تركه ابنُ المبارك، و الناس**" "امام ابن المبارک رحمہ اللہ اور دوسرے لوگوں نے اسے ترک کردیا ہے"۔ (التاريخ الكبير بحواشي محمود خليل: 323/1، ت:1013)

❁ امام ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ): "**ضعيف الحديث، ضعيف الدين، رافضي، قدري**" "یہ ضعیف الحدیث، ضعیف الدین، رافضی اور قدری ہے"۔ (سؤالات السلمي للدارقطني بتحقيق فريق من الباحثين، ص:90، ت:11) "**متروك الحديث**" (سنن الدارقطني بتحقيق الارنووط ورفقائه: 156/4، ح:3259)

❁ امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (المتوفی: 303ھ): "**متروك الحديث مدني**" (الضعفاء والمتروكون بتحقيق محمود إبراهيم زايد، ص:11، ت:5)

❁ امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی:430ھ): "**كَانَ يرى الْقدر ترك حَدِيثه لكذبه ووهائه لَا لفساد مذْهبه**" "یہ قدری تھا، اس کی حدیث اس کے جھوٹ اور ضعف کی وجہ سے ترک کردی گئی تھی نہ کہ اس کے مذہب کے فساد کی وجہ سے"

۔ (الضعفاء بتحقیق فاروق حمادة، ص:56، ت:1)

✿ امام ابوعبداللہ محمد بن سعد البغدادی، المعروف بابن سعد رحمہ اللہ (المتوفی:230ھ)

:"**وَكَانَ كَثِيرَ الْحَدِيثِ. تُرِكَ حَدِيثُهُ لَيْسَ يُكْتَبُ**" "یہ کثیر الحدیث تھا، اس کی حدیث ترک کر دی گئی تھی لکھی نہیں جائے گی"۔ (الطبقات الکبری بتحقیق محمد عبد القادر:493/5، ت:1446)

✿ امام ابو زکریا یحیی بن معین رحمہ اللہ (المتوفی : 233ھ):"**كان كذابا وكان رافضيا**" "یہ رافضی اور کذاب تھا"۔ (تاریخ ابن معین (روایة الدوري) بتحقیق احمد محمد:165/3، ت:721)

✿ امام ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ):"**كذاب متروك الحديث، ترك ابن المبارك حديثه**" "یہ کذاب متروک الحدیث ہے، اس کی حدیث کو امام ابن المبارک رحمہ اللہ نے ترک کر دیا ہے"۔(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:126/2:2، ت:390)

✿ امام ابوالحسن علی بن عبداللہ المدینی البصری رحمہ اللہ (المتوفی:234ھ):"**كَذَّاب**"

(سؤالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لعلي بن المديني، ص:124، ت:153)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقیق بشار عواد:57/1، 189 وغیرہ۔

(2) **أبو قعنب**: اس کا ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"**لم اعرفه**" "میں اس کو جرح وتعدیل کے اعتبار

سے نہیں جانتا ہوں"۔ (الضعیفة:649/3)

اب چند باتیں بطور فائدہ پیش خدمت ہیں:

[**فائدہ نمبر:1**] زیر بحث روایت کی سند میں اور بھی علتیں ہیں لیکن انہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

[**فائدہ نمبر:2**] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ التلخیص الحبیر میں رقم طراز ہیں:

"**وفيه حديث ذكره صاحب "مسند الفردوس" من طريق إبراهيم بن أبي يحيى، عن أبي معشر، عن أبي أمامة هو ابن سهل مرفوعاً نحوه**" "اس سلسلے میں (یعنی پانچ راتوں میں دعاء مانگنا مستحب ہے) ایک حدیث ہے جس کو صاحب مسند الفردوس نے ابراہیم بن ابی یحیی عن ابی معشر عن ابی امامہ بن سہل کے طریق سے مرفوعا نقل کیا ہے"۔ (التلخيص الحبير بتحقيق الدكتور محمد الثاني:1073/3)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ اس سند میں بھی ابراہیم الاسلمی الکذاب موجود ہے، نیز نجیح ابو معشر المدنی بھی موجود ہیں جو کہ ضعیف راوی ہیں۔ دیکھیں: تهذيب الكمال للمزی بتحقيق الدكتور بشار عواد:322/29، ت:6386 وغیرہ۔

(4)
سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کی روایتیں
(دوسری روایت)

❁ امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ) فرماتے ہیں:

"أنبأنا محمد بن ناصر، أنبأنا محمد بن علي بن ميمون، أنبأنا أبو عبد الله محمد بن على بن عبد الرحمن، أنبأنا محمد بن علي بن الحسين بن أبي الجراح القطواني، أنبأنا أبي، حدثنا إسحاق بن أحمد بن عبد الله، حدثنا أحمد بن محمد بن غالب، حدثنا الوليد بن مسلم، عن عبد الرحمن بن يزيد، عن القاسم بن عبد الرحمن، عن أبي أمامة الباهلي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " من صلى ليلة النحر ركعتين يقرأ في كل ركعة بفاتحة الكتاب خمس عشرة مرة وقل هو الله أحد خمس عشرة مرة وقل أعوذ برب الفلق خمس عشرة مرة وقل أعوذ برب الناس خمس عشرة مرة، فإذا سلم قرأ آية الكرسي ثلاث مرات ويستغفر الله خمس عشرة مرة، جعل الله اسمه في أصحاب الجنة وغفر له ذنوب السر وذنوب العلانية وكتب له بكل آية قرأها حجة وعمرة، وكأنما أعتق ستين رقبة من ولد إسماعيل، فإن مات فيما بينه وبين الجمعة الأخرى مات شهيدا"۔

[**ترجمہ**] سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عید الاضحیٰ کی رات دو رکعت نماز پڑھی (اس طرح سے کہ) ہر رکعت میں پندرہ (15) بار سورۃ الفاتحہ، پندرہ (15) بار سورۃ الاخلاص، پندرہ (15) بار سورۃ الفلق اور پندرہ (15) بار سورۃ الناس پڑھے، جب سلام پھیر دے تو آیۃ الکرسی تین بار اور پندرہ (15) بار بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اس کو جنت والوں میں سے کر دیتا ہے،

اس کے پوشیدہ اور علانیہ گناہ کو بخش دیتا ہے، ہر آیت کے بدلے جو اس نے (نماز میں) پڑھی ہے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھ دیتا ہے، گویا کہ اس نے اولاد اسماعیل میں سے ساٹھ (60) غلام آزاد کر دیا ہے، اگر وہ اس دن سے لیکر آنے والے جمعہ کے درمیان میں مر گیا تو وہ شہید کی موت مرے گا۔

[**تخریج**] الموضوعات بتحقيق عبدالرحمن محمد عثمان:2/134۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موضوع من غير شك ولا ريبة (یہ حدیث بلاشبہ موضوع ہے)۔

❁ امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی:597ھ): "**هذا حديث لا يصح**" "یہ حدیث ثابت نہیں ہے"۔

[**موضوع ہونے کی وجہ**] روایت ہذا کی سند میں "**أَحْمد بن مُحَمَّد بن غَالب، غُلَام الْخَلِيل**" ہے جو کہ کذاب ووضاع ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

❁ امام ابواحمد بن عدي الجرجانی رحمہ اللہ (المتوفی:365ھ): "**سمعت أبا عَبد الله النهاوندي بحران في مجلس أبي عَرُوبة يقول: قلت لغلام الخليل: هذه الأحاديث الرقائق التي تحدث بها؟ قال: وضعناها لنرقق بها قلوب العامة**" "میں نے مقام حران میں، امام ابوعروبہ- رحمہ اللہ- کی مجلس میں ابوعبد اللہ النہاوندی- رحمہ اللہ- کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خلیل کے غلام سے کہا: یہ رقائق کی جو احادیث ہیں، اس کو آپ بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ان تمام احادیث کو ہم

نے عوام کے دلوں کو نرم کرنے کے لئے گھڑا ہے"۔ (الكامل في ضعفاء الرجال بتحقيق عادل أحمد ورفقاءه: 322/1، ت: 38)

۞ امام ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: 385ھ): "**يضع الحَدِيث، مَتْرُوك**" "متروک الحدیث ہے اور حدیث گھڑتا تھا"۔ (سؤالات الحاكم النيسابوري للدارقطني بتحقيق الدكتور موفق بن عبد الله، ص: 89، ت: 15) "**كذابٌ متروكٌ**" "کذاب اور متروک ہے"۔ (سؤالات السلمي للدارقطني بتحقيق فريق من الباحثين، ص: 127، ت: 64)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): "**كَذَّاب**" (تلخيص كتاب الموضوعات للذهبي بتحقيق أبو تميم ياسر، ص: 187، ح: 442 وسير أعلام النبلاء بتحقيق مجموعة من المحققين: 282/13، ت: 136)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تاریخ بغداد للبغدادی بتحقيق الدكتور بشار عواد: 245/6، ت: 2735 ولسان الميزان للحافظ بتحقيق ابی غدة: 617/1، ت: 767 وغیرہ۔

(4)
سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کی روایتیں
(تیسری روایت)

۞ امام ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، المعروف بابن ماجہ رحمہ اللہ (المتوفی:273ھ) فرماتے ہیں:"حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمَرَّارُ بْنُ حَمُّويَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلَّهِ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ"۔

[**ترجمہ**] سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عیدین کی رات اجر وثواب کی نیت کرتے ہوئے قیام کیا تو اس دن اس کا دل نہیں مرے گا جس دن دلوں کی وفات ہوجائے گی۔

[**تخریج**] سنن ابن ماجه بتحقيق شعيب ورفقائه:658/2، ح:1782۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موضوع و اسناده ضعيف مضطرب (یہ حدیث موضوع ہے اوراس کی سند ضعیف اور مضطرب ہے)۔

۞ علامہ البانی رحمہ اللہ :"موضوع"۔(فی تحقیق ابن ماجة، ح:1782)

[**سبب**] روایت ہذا کی سند میں "بَقِيَّةُ بنُ الوَلِيْدِ بنِ صَائِدِ الحِمْيَرِيُّ" ہیں جوکہ ثقہ صدوق راوی تو ہیں لیکن مجہول ،ضعیف ،متروک اور کذاب راویوں سے کثرت سے تدلیس کرتے تھے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):"**ثقة في نفسه، لكنه يدلس عن الكذابين**""فی نفسہ ثقہ ہیں لیکن کذاب راویوں سے تدلیس کرتے

تھے"۔ (ديوان الضعفاء بتحقيق حماد الأنصاري، ص:50، ت:619) "**ثقة في نفسه، يأتي بالعجائب عن المتروكين والمجهولين ويدلس الأسماء ويغرب كثيراً عن الثقات**" "فی نفسہ ثقہ ہیں، متروکین اور مجہولین سے عجیب عجیب روایتیں بیان کی ہیں، ناموں میں تدلیس کرتے تھے اور ثقات سے بکثرت غریب روایتیں بیان کی ہیں"۔ (ذيل ديوان الضعفاء والمتروكين بتحقيق حماد بن محمد الأنصاري، ص:25، ت:81) "**وثقه الجمهور فيما سمعه من الثقات**" "جمہور ائمہ نے ان کی توثیق کی ہے ان حدیثوں میں جو انہوں نے ثقات سے براہ راست سنی ہیں"۔ (الكاشف بتحقيق محمد عوامة وغيره:273/1، ت:619)

۞ امام ابوسعید صلاح الدین خلیل بن کیکلدی العلائی رحمہ اللہ (المتوفی:761ھ):

"**مشهور به (اى: بالتدليس) مكثر له عن الضعفاء يعاني التسوية**" "آپ تدلیس میں مشہور تھے، ضعیف راویوں سے زیادہ تدلیس کرتے تھے، نیز تدلیس تسویہ کے بھی مرتکب تھے"۔ (جامع التحصيل في أحكام المراسيل بتحقيق حمدى السلفى:105)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: 852ھ): "**صدوق كثير التدليس عن الضعفاء**" "صدوق ہیں، ضعیف راویوں سے کثرت سے تدلیس کرتے تھے"۔ (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:126، ت:734) "**وكان كثير التدليس عن الضعفاء والمجهولين**" "آپ ضعفاء اور مجہولین سے کثرت سے تدلیس کرتے تھے"۔ (تعريف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس بتحقيق الدكتور عاصم، ص:49، ت:117)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقيق بشار عواد: 192/4، ت:738 وغیرہ۔

روایت ہذا میں بقیہ نے سماع کی صراحت نہیں کی ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے۔

[**فائدہ**] زیر بحث سند میں ایک اور علت بیان کی جاتی ہے لیکن اس کے متعلق راقم کی تحقیق جاری ہے۔

رہا مسئلہ سند میں اضطراب کا تو وہ اس طرح ہے :

روایت ہذا کو ثور بن یزید رحمہ اللہ سے (4) چار لوگوں نے روایت کیا ہے:

(1) عمر بن ہارون البلخی۔

یہ متروک الحدیث اور کذاب راوی ہے۔ اس نے روایت کو تین طرح سے روایت کیا ہے:

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مرفوعا۔ دیکھیں: المعجم الأوسط بتحقيق طارق وعبدالمحسن: 57/1، ح:159۔

❁ سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا۔ دیکھیں: الترغيب والترهيب للاصبهانی بتحقيق أيمن بن صالح بن شعبان: 248/1، ح:373۔

❁ تیسری صورت آگے آرہی ہے۔

(2) ابراہیم بن محمد الاسلمی۔

یہ بھی متروک اور کذاب راوی ہے۔

اس نے روایت ہذا کو سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے موقوفا روایت کیا ہے۔ دیکھیں:

الأم:264/1، الناشر: دار المعرفة-بيروت۔

(3) جریر بن عبدالحمید الضبی۔

یہ ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے روایت ہذا کو ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے موقوفا روایت کیا ہے۔

پھر جریر الضبی سے کئی لوگوں نے اسے موقوفا ہی بیان کیا ہے لیکن عمر بن ہارون نے اسے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بیان کر دیا ہے جسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے غیر درست قرار دیا ہے۔ دیکھیں: العلل الواردة في الأحاديث النبوية بتحقيق محمد بن صالح :269/12، رقم السؤال:2703۔

(4) بشر بن رافع الحارثی۔

یہ ضعیف منکر الحدیث راوی ہے۔ دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقيق بشار عواد:118/4، ت،687۔

اس نے روایت ہذا کو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے موقوفا بیان کیا ہے۔ دیکھیں: التلخيص الحبير بتحقيق الدكتور محمد الثاني:1072/3، ح:2121۔

رہا مسئلہ حدیث کے موضوع ہونے کا تو:

اس کی وجہ یہ ہے کہ زیر بحث روایت کو عمر بن ہارون البلخی اور بقیہ بن ولید دونوں نے ثور سے روایت کیا ہے لیکن بقیہ نے ثور سے روایت کرتے ہوئے سماع کی صراحت نہیں کی ہے اور بقیہ متروک اور کذاب راویوں سے تدلیس کرتے تھے جیسا کہ ائمہ کرام نے بیان کیا ہے۔ اس وجہ سے موضع ہذا میں اس بات کی قوی امید ہے کہ بقیہ نے زیر بحث

روایت عمر بن ہارون سے ہی سنی ہو پھر ابن ہارون کو ساقط کر کے ڈائریکٹ ثور بن یزید رحمہ اللہ سے روایت کر دیا ہو۔

اور اسی طرح کی بات علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی کہی ہے۔ دیکھیں: (الضعيفة :11/2، ح:521)

اب عمر بن ہارون البلخی کی روایت پر تفصیلی بحث پیش خدمت ہے:

❁ امام ابو القاسم اسماعیل بن احمد، الملقب بقوام السنۃ رحمہ اللہ (المتوفی:535ھ) فرماتے ہیں:

"أخبرنا محمد بن أحمد بن هارون، أنا أبو بكر بن مردويه، ثنا أحمد بن محمد عثمان الصيدلاني الكوفي، ثنا المنذر بن محمد بن المنذر، ثنا أحمد بن موسى الأسدي، ثنا عمر بن هارون البلخي، عن ثور بن يزيد، عن خالد بن معدان، عن أبي أمامة الباهلي -رضي الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من أحيا ليلتي العيد إيماناً واحتساباً، لم يمت قلبه حين تموت القلوب))"۔

[**ترجمہ**] سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایمان کی حالت میں اور اجر وثواب کی نیت کرتے ہوئے عیدین کی رات (عبادت کرتے ہوئے) بیدار رہتا ہے تو اس کا دل نہیں مرے گا جب دل مرجائیں گے۔

[**تخریج**] الترغيب والترهيب للاصبهانی بتحقيق أيمن بن صالح : 248/1، ح :373و ترتيب الأمالي الخميسية للشجري بتحقيق محمد حسن محمد : 69/2، ح

:1617۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موضوع (یہ حدیث موضوع ہے)۔

علامہ البانی رحمہ اللہ :"موضوع"۔(الضعیفة:268/11، ح:5163)

[**موضوع ہونے کی وجہ**] روایت ہذا میں "عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ بنِ يَزِيْدَ بنِ جَابِرِ بنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ" ہے جو کہ متروک اور کذاب راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

امام ابراہیم بن موسی بن یزید ابو اسحاق الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:220ھ): "**الناس تركوا حديثه**" "لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا ہے"۔ (الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:141/6، ت:765 واسنادہ صحیح)

امام ابوعبداللہ محمد بن سعد البغدادی، المعروف بابن سعد رحمہ اللہ (المتوفی:230ھ): "**وقد كتب الناس عنه كتاباً كبيراً وتركوا حديثه**" "لوگوں نے اس سے بڑی کتاب لکھی ہے اور اس کی حدیث کو ترک کر دیا ہے"۔ (الطبقات الکبری بتحقیق محمد عبدالقادر:264/7، ت:3649)

امام ابوزکریا یحیی بن معین رحمہ اللہ (المتوفی:233ھ):"**كذاب**" "یہ کذاب ہے"۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:141/6، ت:765 واسنادہ صحیح)

"**ليس بشئ**" (المصدر السابق، واسنادہ صحیح ایضا)

امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (المتوفی: 303ھ):"**متروك الحديث بصري**" (الضعفاء والمتروكون بتحقيق محمود إبراهيم زايد، ص:84، ت

(475:

امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی ،المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ):
"وَكَانَ مِمَّن يَرْوِي عَن الثِّقَات المعضلات ويدعى شُيُوخًالم يرهم" "یہ ثقات سے معضل روایتیں بیان کرتا تھا اور ایسے لوگوں کو اپنا شیخ کہتا تھا جن کو اس نے دیکھا بھی نہیں ہے"۔ (المجروحين بتحقيق محمود إبراهيم:902/2، ت:655)

امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی:430ھ): "عَن ابن جريج وَالْأَوْزَاعِيّ وَشعْبَة الْمَنَاكِير، لَا شَيْء" "اس نے امام ابن جریج، امام اوزاعی اور امام شعبہ رحمہم اللہ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں۔ یہ کچھ نہیں ہے"۔ (الضعفاء بتحقيق فاروق حمادة، ص:113، ت:152)

امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ): "تركوه" "محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے"۔ (العبر في خبر من غبر بتحقيق محمد السعيد بن بسيوني زغلول:246/1) "واه، اتهمه بعضهم" "سخت ضعیف ہے، بعض محدثین نے اسے متہم قرار دیا ہے"۔ (الكاشف بتحقيق محمد عوامة وغيره:70/2، ت:4118) "تَرَكُوهُ، وَكذبه بَعضهم" "محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے اور بعض نے اسے کذاب کہا ہے"۔ (المغني في الضعفاء بتحقيق الدكتور نور الدين:475/2، ت: 4568)

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ): "متروك وكان حافظا" "متروک اور حافظ تھا"۔ (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:417، ت:4979)

تفصیل کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقيق بشار عواد :520/21، ت:4317 و تاريخ بغداد بتحقيق بشار عواد :15/13، ت:5852 و إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمغلطائی بتحقيق عادل و اسامة، ت:4048 و غیرهم۔

[**تنبیه بلیغ**] امام ابو العباس احمد بن ابو بکر البوصیری رحمہ اللہ (المتوفی :840 ھ) بقیہ بن ولید کی حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

"**هَذَا إِسْنَاد ضَعِيف لتدليس بَقِيَّة وَرُوَاته ثِقَات لَكِن لم ينْفَرد بِهِ بَقِيَّة عَن ثَوْر بن يزِيد فقد رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ فِي كتاب التَّرْغِيب من طَرِيق عمر بن هَارُون الْبَلْخِي وَهُوَ ضَعِيف عَن ثَوْر بِهِ وَله شَاهد من حَدِيث عبَادَة بن الصَّامِت رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالْكَبِير والأصبهاني من حَدِيث معَاذ بن جبل فيقوى بِمَجْمُوع طرقه**" "یہ سند بقیہ بن ولید کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس کے رواۃ ثقہ ہیں لیکن بقیہ ثور سے روایت کرنے میں منفرد نہیں ہے بلکہ عمر بن ہارون البلخی - جو کہ ضعیف ہے - نے بھی ثور سے روایت کیا ہے جس کی تخریج امام اصبہانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الترغیب والترہیب میں کی ہے۔ اور عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت اس کی شاہد ہے جسے امام طبرانی رحمہ اللہ نے المعجم الاوسط اور المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس کی شاہد ہے جسے امام اصبہانی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے لہذا یہ اپنے مجموع طرق کی وجہ سے قوی ہو جاتی ہے"۔ (مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة بتحقيق محمد المنتقى الكشناوي : 85/2، ح:644)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ:

❁ اس روایت کو بیان کرنے میں عمر بن ہارون البلخی منفرد ہے نہ کہ بقیہ، بقیہ نے تو اس روایت میں تدلیس کی ہے۔

❁ عمر بن ہارون البلخی یہ ضعیف نہیں بلکہ متروک اور کذاب راوی ہے۔ کما مضی تفصیلا۔

❁ عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت موضوع ہے- کما مر آنفا -لہذا شاہد بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے۔ نیز اسے- میرے علم کی حد تک- امام طبرانی رحمہ اللہ نے المعجم الکبیر میں روایت نہیں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

❁ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت بھی شاہد بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے کیونکہ اس کی سند بھی سخت ضعیف اور منقطع ہے جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے۔ لہذا زیر بحث روایت قوی نہیں ہے۔

امام محمد بن مفلح المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی:763ھ) فرماتے ہیں: "**رِوَايَةُ بَقِيَّةَ عَنْ أَهْلِ بَلَدِهِ جَيِّدَةٌ، وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ إنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى**" "بقیہ کی اپنے شہر والوں سے روایت اچھی ہے اور یہ حدیث ان شاء اللہ حسن ہے"۔ (کتاب الفروع بتحقیق عبد اللہ الترکی:2/408)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ یہ حکم درست نہیں ہے جیسا کہ تفصیل گزشتہ سطور میں گزر چکی ہے۔

(5)
سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت

❁ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفی:360ھ) فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: نا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ رَجُلٍ وَهُوَ: عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ"۔

لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَوْرٍ إِلَّا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، تَفَرَّدَ بِهِ: جَرِيرٌ"۔

[**ترجمہ**] سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عیدین کی دونوں راتوں کو نماز پڑھی تو جس دن دلوں کو موت آئے گی، اس دن اس کا دل نہیں مرے گا۔

(امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو ثور سے صرف عمر بن ہارون نے روایت کیا ہے، جریر بن عبدالحمید اس کو بیان کرنے میں منفرد ہے۔

[**تخریج**] المعجم الأوسط بتحقيق طارق و عبد المحسن: 57/1، ح: 159 و ترتيب الأمالي الخميسية للشجري بتحقيق محمد حسن محمد: 73/2، ح: 1636۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موضوع مضطرب الاسناد (یہ حدیث موضوع ہے اور اس کی سند میں اضطراب ہے)۔

❁ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: 852ھ): "هذا حديث غريب، مضطرب الاسناد و عمرو بن هارون ضعيف وقد خولف فى صحابيه و فى رفعه" "یہ

حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں اضطراب ہے۔عمر بن ہارون ضعیف ہے، اس حدیث کے صحابی میں اور اس کے مرفوع ہونے میں (اس سے) اختلاف کیا گیا ہے"۔

(الفتوحات الربانیۃ بتحقیق عبد المنعم خلیل:164/4)

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ :"موضوع"۔(الضعیفۃ:11/2، ح:520)

[**سبب**] روایت ہذا میں "عُمَرُ بنُ هَارُوْنَ بنِ يَزِيْدَ بنِ جَابِرِ الثَّقَفِيُّ" ہے جو کہ متروک اور کذاب راوی ہے جیسا کہ اس کی بابت ائمہ کرام کے اقوال گزر چکے ہیں۔

اضطراب کی تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔

[**تنبیہ**] الفتوحات الربانیہ میں عمرو بن ہارون لکھا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے، صحیح عمر بن ہارون ہے۔

(6)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت

۞ امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ) فرماتے ہیں:

"أَخْبَرَنَا ابْنُ نَاصِرٍ، أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي طَيِبٍ، أَنْبَأَنَا ابْنُ رِزْقَوَيْهِ، أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبْدِكَ، أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، أَنْبَأَنَا عُثْمَانُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا أَبُو عَمرَو الْقَنَّادُ، أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ، أَنْبَأَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةُ جَمْعٍ تَعْدِلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ"۔

[**ترجمہ**] سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عیدالاضحیٰ کی رات لیلۃ القدر کی رات کے برابر ہے۔

[**تخریج**] مثير العزم الساكن إلى أشرف الأماكن بتحقيق مرزوق علي: 274/1، ح: 157 و اللفظ له و الترغيب و الترهيب للاصبهاني بتحقيق أيمن بن صالح بن شعبان: 246/1، ح: 369۔

[**حکم حدیث**] اسنادہ مظلم (اس کی سند تاریک ہے)۔

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں تین راوی ایسے ہیں جن کا ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔

(1) عثمان بن ہارون۔

(2) ابوعمرو القناد۔

(3) ابن ابی عمر المکی۔

[**فائدہ**] زیر بحث روایت الترغیب والترہیب للاصبھانی - رحمہ اللہ - میں مذکورہ

سند کے ساتھ اس طرح ہے: "**كل يوم من أيام العشر يعدل صومه صوم سنة، وعرفة سنتين، وعاشوراء سنة، وليلة جمع تعدل بليلة القدر**" "عشرۂ ذی الحجہ کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے، عرفہ کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہے، عاشوراء کا ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور مزدلفہ کی رات (یعنی عید الاضحیٰ کی رات) لیلۃ القدر کی رات کے برابر ہے"۔

❁ اب چند باتیں بطور تنبیہ پیش خدمت ہیں:

[**تنبیہ نمبر:1**] مثیر العزم میں: "**ثنا أبو عمرو القناد، قال: ثنا ابن أبي عمر المكي**" ہے جبکہ الترغیب للاصبھانی میں: "**ثنا حفص بن عمر القتاد، ثنا يونس بن أبي عمرة المكي**" ہے۔ دونوں میں سے کون صحیح ہے؟ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ و اللہ اعلم بالصواب.

[**تنبیہ نمبر:2**] مثیر العزم کے محقق زیر بحث روایت کی بابت فرماتے ہیں: "**لم اقف على هذا الحديث بعد تتبع و هو على اى حال مرسل**" "تتبع کے بعد بھی میں اس حدیث پر واقف نہیں ہوسکا، بہر حال یہ حدیث مرسل ہے"۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ یہ روایت مرسل نہیں ہے کیونکہ عطاء سے مراد عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ہیں جیسا کہ الترغیب للاصبھانی میں ہے، نہ کہ عطاء الخراسانی رحمہ اللہ ہیں جیسا کہ محقق حفظہ اللہ نے سمجھا ہے اور اسی وجہ سے اس کو مرسل کہا ہے۔

❁ روایت ہذا کی ایک شاہد بھی ہے لیکن وہ بھی نا قابل التفات ہے:

تفصیل پیش خدمت ہے:

❁ امام ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذی رحمہ اللہ (المتوفی:279ھ) فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ البَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ، عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ القَدْرِ (فأكثروا من التسبيح والتهليل وذكر الله)"۔

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ مَسْعُودِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنِ النَّهَّاسِ.

[**ترجمه**] سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذی الحجہ کے (ابتدائی) دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں جس کی عبادت اللہ کو زیادہ محبوب ہو۔ عشرۂ ذی الحجہ کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور اس کے ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے لہذا کثرت سے تسبیح وتہلیل اور اللہ کا ذکر کرو۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث غریب ہے، ہم اس کو مسعود بن واصل عن النہاس کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔

[**تخريج**] سنن الترمذي بتحقيق بشار عواد: 123/2، ح: 758 واللفظ له و الترغيب والترهيب للاصبهاني بتحقيق أيمن بن صالح بن شعبان: 246/1، ح: 368 و الزيادة له وسنن ابن ماجه بتحقيق الارنووط ورفقائه: 621/2، ح: 1729 وشعب الإيمان بتحقيق الدكتور عبد العلي: 311/5، ح: 3480 وفضائل الأوقات له بتحقيق عدنان عبد

الرحمن ،ص: 345، ح: 174 و معجم ابن الأعرابي بتحقيق عبد المحسن الحسيني :484/2، ح:938 و مستخرج أبي عوانة بتحقيق أيمن بن عارف الدمشقي :245/2، ح: 3021 وشرح السنة للبغوى بتحقيق شعيب الأرنؤوط و محمد زهير الشاويش : 4/ 354، ح:1126 و ميزان الاعتدال بتحقيق البجاوى: 100/4، ت:8478 وغيرهم۔

[**حکم حدیث**] اسنادہ ضعیف جدا (اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ : "**ضعيف بهذا التمام**" (الضعيفة: 242/11، ح:5142)

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں تین علتیں ہیں:

(1) **مسعود بن واصل العقدي البصري الأزرق:** یہ لین الحدیث راوی ہیں۔ ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

❁ امام ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ (المتوفى:275ھ): "**ليس بذاك**" (سؤالات أبي عبيد الآجري أبا داود بتحقيق عبد العليم البستوى: 63/2، ت:1139)

❁ امام ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفى:385ھ): "**ضعفه أبو داود الطيالسي**" "امام ابو داؤد الطیالسی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے"۔ (العلل الواردة في الأحاديث النبوية بتحقيق محفوظ الرحمن زين الله السلفي: 200/9، رقم السؤال :1719)

❁ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفى: 852ھ): "**لين الحديث**" (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:528، ت:6614)

(2) **النَّهَّاس بْن قَهْم أَبُو الخَطَّاب القَيْسِيّ البَصْرِيُّ:** یہ ضعیف قصہ گو راوی ہیں ۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

✿ امام ابوزکریا یحیی بن معین رحمہ اللہ (المتوفی: 233ھ): **"كان النهاس بن قهم قاصًّا، ليس بشيء"** "نہاس قصہ گو تھا اور یہ کچھ نہیں ہے"۔ (سؤالات ابن الجنيد لأبي زكريا يحيى بن معين بتحقيق أحمد محمد نور سيف، ص:443، ت:666)

✿ امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی: 241ھ): **"قاص وَكَانَ يحيى يضعف حَدِيثه"** "قصہ گو ہے، امام یحیی اس کی حدیث کو ضعیف قرار دیتے تھے"۔ (العلل ومعرفة الرجال بتحقيق وصي الله بن محمد عباس: 497/2، ت:3280)

✿ امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (المتوفی: 303ھ): **"ضعيف"** (الضعفاء والمتروكون بتحقيق محمود إبراهيم زايد، ص:102، ت:598)

✿ امام ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: 385ھ): **"مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ، تَرَكَهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ"** "مضطرب الحدیث ہے، امام یحیی القطان رحمہ اللہ نے اسے ترک کر دیا تھا"۔ (العلل الواردة في الأحاديث النبوية بتحقيق محفوظ الرحمن زين الله السلفي: 200/9، رقم السؤال:1719)

✿ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): **"ضعفوه"** "محدثین کرام نے اسے ضعیف قرار دیا ہے"۔ (الكاشف بتحقيق محمد عوامة وغيره: 326/2، ت:5883)

✿ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: 852ھ): **"ضعيف"** (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:566، ت:7197)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقيق بشار عواد: 28/30، ت: 6482 وغیرہ۔

(1) **قَتَادَةُ بنُ دِعَامَةَ بنِ قَتَادَةَ السَّدُوْسِيُّ:** آپ حافظ العصر، قدوۃ المفسرین والمحدثین ہیں لیکن تیسرے طبقے کے مشہور مدلس بھی ہیں۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): "**حَافِظُ العَصْرِ، قُدْوَةُ المفسِّرِيْنَ وَالمُحَدِّثِيْنَ وَهُوَ حُجّةٌ بِالإِجْمَاعِ إِذَا بَيَّنَ السَّمَاعَ، فَإِنَّهُ مُدَلِّسٌ مَعْرُوْفٌ بِذَلِكَ**" "حافظ العصر اور قدوۃ المفسرین والمحدثین ہیں۔ موصوف بالاجماع حجت ہیں جب سماع کی صراحت کریں کیونکہ آپ معروف مدلس ہیں"۔ (سير أعلام النبلاء بتحقيق مجموعة من المحققين: 271/5، ت: 132)

۞ امام ابوسعید صلاح الدین خلیل بن کیکلدی العلائی رحمہ اللہ (المتوفی: 761ھ): "**مشهور بالتدليس**" (جامع التحصيل في أحكام المراسيل بتحقيق حمدى السلفى :108)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: 852ھ): "**كان حافظ عصره وهو مشهور بالتدليس**" "آپ اپنے زمانے کے حافظ تھے اور مشہور مدلس تھے"۔ (تعريف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس بتحقيق عاصم بن عبدالله القريوتي، ص: 43، ت :92 وقد ذكره فى المرتبة الثالثة)

موصوف رحمہ اللہ نے روایت ہذا میں- میرے علم کی حد تک- سماع کی صراحت نہی

کی ہے۔ واللہ اعلم۔

عثمان بن عبداللہ نے ابن فہم کی متابعت کی ہے لیکن وہ بھی ناقابل التفات ہے۔ تفصیل پیش خدمت ہے:

امام ابوالقاسم اسماعیل بن احمد، الملقب بقوام السنۃ رحمہ اللہ (المتوفی:535ھ) فرماتے ہیں: "أخبرنا أبو القاسم عبد الواحد بن علي بن فهد ببغداد، ثنا أبو الفتح بن أبي الفوارس، أنا أبو إسحاق: إبراهيم بن محمد بن حمدان البخاري قدم علينا، ثنا عثمان بن عبد الله، عن قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة -رضي الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أحب الأعمال إلى الله -عز وجل- ما عمل في عشر ذي الحجة، العمل يضاعف فيها ما لا يضاعف في غيرها، صيام يوم منها يعدل صيام سنة وقيام ليلة منها يعدل قيام ليلة القدر))"۔

[**ترجمہ**] سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے محبوب اعمال وہ ہیں جو عشرۂ ذی الحجہ میں کئے جاتے ہیں۔ ان میں (نیک) عمل کا ثواب جس قدر بڑھایا جاتا ہے اتنا کسی اور دن میں نہیں بڑھایا جاتا ہے۔ ان ایام کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان کی ہر رات کا قیام لیلۃ القدر میں قیام کرنے کے برابر ہے۔

[**تخریج**] الترغيب والترهيب للاصبهانی بتحقيق أيمن بن صالح بن شعبان :248/1، ح:372۔

[**حکم حدیث**] اسناده ضعیف جدا (اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں تین علتیں ہیں:

(1) أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن حمدان البخاري:

(2) عثمان بن عبد الله:

راقم کو ان دونوں کا ترجمہ نہیں مل سکا۔

علامہ البانی رحمہ اللہ عثمان بن عبد اللہ کی بابت فرماتے ہیں: "لم اعرفه" "میں اس کو جرح وتعدیل کے اعتبار سے نہیں جانتا ہوں"۔ (الضعیفة:243/11)

(3) قَتَادَةُ بنُ دِعَامَةَ بنِ قَتَادَةَ بنِ عَزِيْزٍ السَّدُوْسِيُّ: آپ حافظ العصر، قدوۃ المفسرین والمحدثین ہیں لیکن تیسرے طبقے کے مشہور مدلس بھی ہیں جیسا کہ ان کی بابت ائمہ کے اقوال گزر چکے ہیں۔ اور موضع ہذا میں انہوں نے سماع کی صراحت نہیں کی ہے۔

[**نوٹ**] علامہ البانی رحمہ اللہ نے روایت ہذا کو الضعیفہ (243/11) میں اس طرح نقل کیا ہے: **"أخرجه الأصبهاني في "الترغيب" (ص 100-101/ مصورة الجامعة الإسلامية) من طريق إسماعيل بن بشر: أخبرنا مقاتل بن إبراهيم: أخبرنا عثمان بن عبد الله عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة به. لكن مقاتلا هذا وعثمان بن عبد الله لم أعرفهما."**۔

اور امام ابن ناصر الدمشقی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب "**جزء فی فضل یوم عرفة**" میں اسی طرح نقل کیا ہے۔ دیکھیں: (جزء فی فضل یوم عرفة بتحقیق عادل بن سعد، ص:31)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ ہمارے سامنے جو الترغیب للاصبهانی موجود ہے، اس میں زیر بحث روایت مذکورہ طریق سے نہیں مروی ہے، واللہ اعلم۔ خیر! دونوں میں سے کوئی بھی طریق حدیث کے لئے نفع بخش نہیں ہے کیونکہ دونوں طریق سخت ضعیف ہیں۔

[**فائدہ**] حدیث کا پہلا ٹکڑا اور **فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ**۔۔۔والا جملہ درج ذیل احادیث کی وجہ سے صحیح ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "**مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ**" "اللہ تعالیٰ کو کوئی نیک عمل کسی دن میں اس قدر پسندیدہ اور محبوب نہیں ہے جتنا کہ ان دنوں میں پسندیدہ اور محبوب ہوتا ہے یعنی ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں۔ صحابہ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر کوئی شخص اپنی جان و مال لے کر نکلا اور کچھ واپس لے کر نہ آیا"۔ (صحیح البخاری: 969 و سنن ابو داؤد بتحقیق الارنووط رفقائہ: 4/102، ح: 2438 و اللفظ لہ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "**مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمَ عِنْدَ اللهِ، وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّحْمِيدِ**" "اللہ کے نزدیک کوئی بھی دن عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ عظیم نہیں ہے اور نہ ہی ان ایام میں کئے گئے اعمال سے زیادہ کوئی

عمل محبوب ہے لہذا ان ایام میں کثرت سے تہلیل (یعنی لا الہ الا اللہ)، تکبیر (یعنی اللہ اکبر)، اور تحمید (یعنی الحمدللہ) کرو"۔ (مسند الإمام أحمد بن حنبل بتحقيق الارنووط رفقائه :323/9، ح:5446و اللفظ له و الأمالي المطلقة للحافظ ابن حجر بتحقيق حمدى السلفى، ص:14، ح:74و صححه الارنووط ورفقائه وقال الحافظ: حديث حسن)

(7)
سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت

❁ امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمہ اللہ (المتوفی:911ھ) رقمطراز ہیں:"الديلمي : أخبرنا أبي، أخبرنا الميداني، أخبرنا إبراهيم بن محمد بن جعدويه، حدثنا الحسن بن محمد النجار، حدثنا محمد بن الحسين المذكر، حدثنا محمد بن علي بن الربيع، حدثنا عطاء بن محمد، حدثنا الهيثم بن يمان، حدثنا أبو الأحوص، عن عبيد الله بن عمر، عن إسحاق بن طلحة بن عبيد الله ،عن أبيه رفعه: ليلة الفطر ليلة رحمة يُعتِق الله فيها الرقاب، فمن سجد في تلك الليلة سجدتين كتب الله له من الثواب كمن صام رمضان مِن صغير أو كبير ذكر أو أنثى، ويعطيه الغدَ ثوابَ مَن صلى يوم الفطر في الجبانة من المشرق إلى المغرب"۔

[**ترجمہ**] سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عیدالفطر کی رات رحمت کی رات ہے، اللہ تعالی اس میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ جو اس رات میں دو رکعت پڑھے گا تو اسے چھوٹے ، بڑے ،مرد اور عورت (سب کے) رمضان کے رکھے ہوئے روزوں کے مثل ثواب ملے گا اور کل عیدالفطر کے دن جو لوگ مشرق سے لیکر مغرب تک عیدالفطر کی نماز عیدگاہ میں پڑھنے آئیں گے، ان کے ثواب کے مثل اس کو ثواب ملے گا۔

[**حوالہ**] الزیادات علی الموضوعات بتحقیق رامز خالد حاج حسن: 436/1، ح :518۔

[**حکم حدیث**] ھذا حدیث موضوع و اسنادہ مظلم (یہ حدیث موضوع

ہے اور اس کی سند تاریک ہے)۔

[**سبب**] روایت ہذا کی سند میں دو راوی ایسے ہیں جن کا ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔

(1) محمد بن علی بن الربیع۔　(2) عطا بن محمد۔

[**فائدہ**] زیر بحث روایت کی سند میں عطاء بن محمد سے مراد اگر عطاء بن محمد الہجری ہے تو اس کی بابت:

۞ امام ابو احمد بن عدي الجرجانی رحمہ اللہ (المتوفی: 365ھ) رقمطراز ہیں: "**سمعتُ ابن حماد يقول: قال البُخارِيّ عطاء بن مُحَمد الهجري، عن أبيه لم يصح حديثه وعطاء بن مُحَمد هذا ليس بمعروف**" "میں نے امام ابن حماد الدولابی رحمہ اللہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، اس کی حدیث صحیح نہیں ہے۔ اور یہ عطاء بن محمد معروف نہیں ہے"۔

(الكامل في ضعفاء الرجال بتحقيق عادل أحمد ورفقاءه: 80/7، ت: 1525)

اگر یہ الہجری نہیں ہے تو اس کا ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔

[**تنبیہ**] امام نور الدین علی بن محمد، المعروف بابن عراق رحمہ اللہ (المتوفی: 963ھ) فرماتے ہیں: "**وفيه محمد بن عطاء ومحمد بن علي بن الربيع لم أعرفهما والله تعالى أعلم**" "اس میں محمد بن عطاء اور محمد بن علی یہ دونوں ایسے راوی ہیں جن کو میں نہیں جانتا ہوں۔ واللہ اعلم"۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ سند میں محمد بن عطاء نہیں ہے بلکہ عطاء بن محمد ہے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

(8)
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت

امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ) فرماتے ہیں:

"أنبأنا محمد بن ناصر، أنبأنا أبو غالب أحمد بن عبيد الله الدلال، أنبأنا أبو محمد الحسن بن محمد الخلال أجازه، قال: قرأت على أبي الفتح يوسف بن عمر بن مسروق القواص، حدثنا عمر بن محمد بن الصباح البزاز، حدثنا أبو زكريا يحيى بن القاسم، حدثنا محمد بن أبي صالح، عن سعيد بن سعيد، عن أبي طيبة، عن كرز بن وبرة، عن الربيع بن خيثم، عن عبد الله بن مسعود قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: " والذي بعثني بالحق إن جبريل عليه السلام أخبرني، عن إسرافيل، عن ربه عزوجل: أنه من صلى ليلة الفطر مائة ركعة، يقرأ في كل ركعة الحمد مرة وقل هو الله أحد عشر مرات ويقول في ركوعه وسجوده عشر مرات: سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر، فإذا فرغ من صلاته استغفر مائة مرة، ثم يسجد، ثم يقول: يا حي يا قيوم يا ذا الجلال والإكرام يا رحمن الدنيا والآخرة ورحيمهما يا أرحم الراحمين يا إله الأولين والآخرين اغفر لي ذنوبي وتقبل صومي وصلاتي، والذي بعثني بالحق إنه لا يرفع رأسه من السجود حتى يغفر الله عزوجل له ويتقبل منه شهر رمضان ويتجاوز عن ذنوبه وإن كان قد أذنب سبعين ذنبا كل ذنب أعظم من جميع النار ويتقبل من كورته شهر رمضان. قال قلت: يا جبريل يتقبل منه خاصة ومن جميع أهل بلده عامة. قال: والذي بعثني بالحق ما من مصل هذه الصلاة

واستغفر هذا الاستغفار فإن الله عزوجل يتقبل صلاته وصيامه لأن الله عزوجل قال في كتابه (استغفروا ربكم إنه كان غفارا) ثم قال: (توبوا إليه يمتعكم متاعا حسنا إلى أجل مسمى) وقال: (واستغفروا الله إن الله غفور رحيم) وقال: (واستغفره إنه كان توابا) وقال النبي صلى الله عليه وسلم: هذه لأمتي الرجال والنساء، لم يعطها من كان قبلي "۔

[**ترجمہ**] سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے مجھے اسرافیل کے واسطے سے بتایا کیا، وہ اللہ رب العالمین سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے عید الفطر کے دن سو (100) رکعت نماز پڑھی۔(اس طرح سے کہ) ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور دس (10) مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے اور اس کے رکوع وسجود میں دس (10) مرتبہ یہ دعاء: "سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر" پڑھے۔ پھر جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو سو (100) بار استغفار کرے پھر سجدے میں جا کر کہے: اے زندہ جاوید! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! اے جلال و اکرام والے! اے دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والے! اے ارحم الرحمین! اے اولین و آخرین کے رب! میرے گناہوں کو بخش دے، میرے روزے اور میری نماز کو قبول فرما ۔اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، وہ سجدے سے اپنے سر کو نہیں اٹھائے گا حتی کہ اللہ تعالی اس کو بخش دے گا، اس کے رمضان کے مہینے کو قبول فرمائے گا، اس کے گناہوں سے درگزر کرے گا، گرچہ اس نے ستر گناہ کیا ہو اور ہر گناہ جہنم کی پوری

آگ سے زیادہ بڑا ہوا اور اس کے شہر والوں سے بھی شہر رمضان کو قبول فرمائے گا۔

میں نے کہا: اے جبرئیل -علیہ السلام- ! کیا اس کی جانب سے بطور خاص اور اس کے تمام شہر والوں کی جانب سے عمومی طور پر قبول کیا جائے گا؟۔ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے! کوئی بھی نمازی اس طرح سے نماز پڑھے پھر اس طرح سے استغفار کرے تو اللہ اس کی نماز اور اس کے روزوں کو قبول فرماتا ہے کیونکہ اللہ اپنی کتاب میں کہتا ہے کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو وہ بخشنے والا ہے۔ پھر کہا: تم اس سے توبہ کرو، وہ تم کو وقت مقررہ تک اچھا سامان (زندگی) دے گا۔ اور کہا: اللہ سے بخشش طلب کرو، بلاشبہ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور کہا: اس سے بخشش طلب کرو، وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ میری امت کے مرد و عورت کے لئے ہے، جو لوگ مجھ سے پہلے تھے انہیں یہ (نماز) نہیں دی گئی تھی۔

[**تخریج**] الموضوعات بتحقيق عبدالرحمن محمد عثمان: 130/2۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موضوع من غير شك ولا ريبة (یہ حدیث بلاشبہ موضوع ہے)۔

❁ امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ): "**هذا حديث لا نشك في وضعه، وفيه جماعة لا يعرفون أصلا**" "اس حدیث کے موضوع ہونے میں ہمیں شک نہیں ہے اور اس میں ایک جماعت ہے جو سرے سے نہیں جانے جاتے ہیں"۔

❁ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): "**رَوَاهُ أَبُو الْفَتْح**

[القواس] ، ثَنَا عمر بن مُحَمَّد الصَّباح، ثَنَا يحيى بن قَاسم، ثَنَا مُحَمَّد بن أبي صَالح، عَن (سعد بن سعد)، فَلَا أَدْرِي من وَضعه مِنْهُم" "اس حدیث کو ابو الفتح نے عمر بن محمد الصباح سے، اس نے یحیی بن القاسم سے، اس نے محمد بن ابی صالح سے، وہ سعد بن سعد سے روایت کیا ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کس نے اس حدیث کو گھڑا ہے"۔

❁ امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمہ اللہ (المتوفی:911ھ): "موضوع ،فيه جماعة لا يعرفون" "یہ حدیث موضوع ہے، اس میں ایک جماعت ہے جو غیر معروف ہیں"۔ (اللآلیء المصنوعة في الأحاديث الموضوعة بتحقيق صلاح بن محمد :51/2)

❁ امام محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ (المتوفی:1250ھ): "هُوَ مَوْضُوعٌ وَرُوَاتُهُ مجاهيل" "حدیث موضوع ہے اور اس کے رواۃ مجہول ہیں" (الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة بتحقيق المعلمی، ص:52، ح:107)

[**موضوع ہونے کی وجہ**] روایت ہذا کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو نامعلوم ہیں جیسا کہ ائمہ کرام نے کہا ہے۔

(1) أبو الفتح يوسف بن عمر بن مسروق القواص :

(2) عمر بن محمد بن الصباح البزاز :

(3) أبو زكريا يحيى بن القاسم :

(4) محمد بن أبي صالح :

یہ سب کے سب نامعلوم راوی ہیں۔

۞ اب چند باتیں بطور تنبیہ پیش خدمت ہیں:

[**تنبیہ نمبر:1**] اللالی المصنوعہ للسیوطی میں: "**عن أبي ظبية، عن۔۔**" لکھا ہوا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے، صحیح "**عن أبي طيبة، عن۔۔**" ہے۔

[**تنبیہ نمبر:2**] اللالی المصنوعہ للسیوطی میں: "**محمد بن أبي صالح، عن سعد بن سعد**" ہے اور الموضوعات میں: "**سعيد بن سعيد**" ہے۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ شاید یہ دونوں غلط لکھا ہوا ہے، صحیح سعد بن سعید (الجرجانی) ہے کیونکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ابوطیبہ عیسی بن سلیمان الجرجانی رحمہ اللہ کے ترجمے میں فرمایا: "**وَعَنْهُ: ابناه أحمد، وعبد الواسع، وسعد بن سعيد، وغيرهم**"۔

(تاريخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام بتحقيق بشار عواد:262/4، ت:458)

امام ذہبی رحمہ اللہ کے اس بات کی تصدیق الکامل لابن عدی (بتحقيق عادل أحمد ورفقاءه:453/6، ت:1403) سے واضح طور پر ہوجاتی ہے۔ **والحمد لله على ذلك.**

اور یہ غیر معروف راوی نہیں ہے بلکہ معروف راوی ہیں، نیک آدمی تھے لیکن صاحب الغرائب ہیں۔ اس کے ترجمے کے لئے دیکھیں: الكامل في ضعفاء الرجال بتحقيق عادل أحمد ورفقاءه:396/4، ت:800 وغیرہ۔

[**تنبیہ نمبر:3**] الموضوعات اور اللالی المصنوعہ کے متن میں دو اختلاف ہے:

۞ **پہلا اختلاف:** اللالی المصنوعہ میں ہے: "**ويتجاوز عن ذنوبه وكان قد**

أذنب سبعين ذنبا كل ذنب أعظم من جميع أهل بلده عامة، قال: والذي بعثني بالحق إن كرامته على الله أعظم منزلة منهم ويتقبل من جميع أهل المشرق والمغرب صلاتهم ويستجيب لهم دعاءهم والذي بعثني بالحق من صلى هذه الصلاة"۔

جبکہ الموضوعات میں اس طرح ہے: "ويتجاوز عن ذنوبه وإن كان قد أذنب سبعين ذنبا كل ذنب أعظم من جميع النار ويتقبل من كورته شهر رمضان .قال قلت: يا جبريل يتقبل منه خاصة ومن جميع أهل بلده عامة .قال: و الذي بعثني بالحق ما من مصل هذه الصلاة"۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ دونوں میں سے کون صحیح ہے؟ اس کا فیصلہ الموضوعات کے مخطوطے کو سامنے رکھ کر ہی کیا جا سکتا ہے اور فی الحال اس کے مخطوطے تک میری رسائی نہیں ہے۔

۞ **دوسرا اختلاف:** الموضوعات لابن الجوزی میں حدیث کے اخیر میں لکھا ہوا ہے: **"لمن يعطها لمن كان قبلي"**۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ شاید یہ صحیح نہیں ہے، صحیح عبارت-جیسا کہ سیاق وسباق سے واضح ہوتا ہے- اللآلی المصنوعہ میں ہے اور وہ یہ ہے: **"لم يعطها من كان قبلي"**۔ اسی کو میں نے متن میں اختیار کیا ہے۔

(9)
سیدہ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت

امام ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ) فرماتے ہیں:

"حدثنا أحمد بن محمد بن إسحاق قال: حدثنا أحمد بن كعب الواسطي، حدثنا محمد بن عبد الوهاب بن مرزوق الواسطي، حدثنا سعيد بن عيسى، حدثنا مالك، عن هشام بن عروة، عن عمرة، عن عائشة مرفوعا: ينسخ الله في أربع ليال الآجال والأرزاق: في ليلة النصف من شعبان والأضحى والفطر وليلة عرفة"۔

[**ترجمہ**] عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی چار راتوں میں رزق اور عمروں کے فیصلے کرتا ہے:

(1) نصف شعبان کی رات میں۔ (2) عید الاضحیٰ کی رات میں۔

(3) عید الفطر کی رات میں۔ (4) عرفہ کی رات میں۔

[**تخریج**] غرائب مالك بحواله لسان الميزان بتحقيق ابی غدة: 582/1، ت:715 و مثير العزم الساكن لابن الجوزی بتحقيق مرزوق علي: 242/1، ح:119، هناك لفظ آخر۔

[**حکم حدیث**] اسناده ضعيف جدا (اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ: "لا يصح" "یہ حدیث ثابت نہیں ہے"۔

[**وجہ ضعف**] راویت ہذا کی سند میں تین علتیں ہیں:

(1) سعيد بن عيسى بن معن المكي۔

(2) محمد بن عبد الوهاب بن مرزوق الواسطي۔

(3) أحمد بن محمد بن صالح بن كعب أبو الحسن الذَّرَّاع الواسطي۔

مذکورہ تینوں راوی ضعیف ہیں۔

❁ امام ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ) زیر بحث روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "لا یصح ومن دون مالك ضعفاء" "یہ حدیث ثابت نہیں ہے اور امام مالک سے نیچے جتنے راوی ہیں (سوائے احمد بن محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کے) سب ضعیف ہیں"۔ (غرائب مالك بحواله لسان المیزان بتحقیق ابی غدة:582/1، ت:715)

نیز ابو الحسن ابن کعب الواسطی کے لئے دیکھیں: إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني، ص:164، ت:184۔

[**فائدہ**] امام دارقطنی رحمہ اللہ کے شیخ ثقہ ہیں جیسا کہ خود امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ دیکھیں: الدليل المغني لشيوخ الإمام أبي الحسن الدارقطني، ص: 114، ت: 75۔

❁ اب چند باتیں بطور تنبیہ پیش خدمت ہیں:

[**تنبیہ نمبر:1**] الفردوس بماثور الخطاب کے محقق فرماتے ہیں:

"**اسناد هذا الحديث فی زهر الفردوس: 270/4، قال اخبرنا بنجير، اخبرنا جعفر الابهری، حدثنا محمد بن المظفر، حدثنا أحمد بن كعب الواسطي، حدثنا سعيد بن عبده ابن معن، حدثنا مالك بن انس، عن هشام بن عروة، عن عمرة، عن عائشة مرفوعا**"" اس حدیث کی سند زہر الفردوس میں اس طرح ہے:۔۔۔"۔ (274/5، تحت الحديث:8165)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ امام ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ لسان المیزان میں رقمطراز ہیں:

"وأخرج الخطيب في الرواة عن مالك من طريق أبي الحسين بن المظفر والدارقطني في "غرائب مالك"، حدثنا أحمد بن محمد بن إسحاق قالا: حدثنا أحمد بن كعب الواسطي، حدثنا محمد بن عبد الوهاب بن مرزوق الواسطي، حدثنا سعيد بن عيسى، حدثنا مالك، عن هشام بن عروة، عن عمرة، عن عائشة مرفوعا"۔ (لسان المیزان بتحقیق ابی غدة: 582/1، ت: 715)

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زہر الفردوس میں جو سند ہے اس میں ابن کعب الواسطی اور ابن معن کے درمیان میں سے محمد الواسطی ساقط ہوگیا ہے۔ **و الحمد للہ علی ذلک.**

[**تنبیہ نمبر: 2**] مثیر العزم میں: **"ثنا سعيد بن عيسى، عن معن"** ہے اور زہر الفردوس میں: **"سعيد بن عبده ابن معن"** ہے۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ دونوں صحیح نہیں ہے، صحیح: **"ثنا سعيد بن عيسى ابن معن"** ہے کیونکہ معن، سعید کے دادا کا نام ہے اور عیسی ان کے والد کا نام ہے۔ میرے علم کی حد تک کسی بھی محدث نے ان کے والد کا نام عبدہ نہیں بتلایا ہے۔ راویوں نے بعض دفعہ سعید بن معن یا سعید بن معن المدنی کہا ہے۔ دیکھیں: لسان المیزان بتحقیق ابی غدة: 75/4، ت: 3488۔

(10)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت

❁ امام محمد بن ابوبکر عبد اللہ، المعروف بابن ناصر الدین الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفی :842ھ) فرماتے ہیں: "وقال سفیان بن زیاد البلدی، حدثنا عبد الله بن ابی علاج، حدثنا هشام بن الغاز، عن عبادة بن نسی، عن ابن غنم، عن معاذ بن جبل - رضی الله عنه - قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: الخیر یفرغ فی لیلة الاضحی ولیلة الفطر ولیلة النصف من شعبان ولیلة عاشوراء"۔

[**ترجمہ**] سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، نصف شعبان کی رات اور عاشوراء کی رات میں بھلائی انڈیلی جاتی ہے۔

[**حوالہ**] مجموع فیه رسائل للحافظ ابن ناصر الدین الدمشقی بتحقیق مشعل المطیری، ص:65۔ اللفظ المکرم بفضل عاشوراء المحرم۔

[**حکم حدیث**] هذا حدیث موضوع (یہ حدیث موضوع ہے)۔

[**موضوع ہونے کی وجہ**] روایت ہذا کی سند میں "عبد الله بن أيوب بن أبي علاج الموصلي" ہے جو کہ کذاب اور وضاع راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

❁ امام ابوحاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ) :"يروي عَن يُونُس بن يزِيد وَمَالك بن أنس مَا لَيْسَ من أَحَادِيثهم لَا يشك المستمع لَهَا إِذا كَانَ ذَلِك صناعته أَنه كَانَ يَضَعهَا" "اس نے یونس بن یزید اور امام مالک رحمہ اللہ سے ایسی چیزیں روایت کی ہیں جو ان کی احادیث میں سے نہیں ہیں۔

جب فن حدیث کا ماہر ان کو سنے گا تو وہ شک نہیں کرے گا کہ ان کو اس نے گھڑا تھا"۔ (المجروحین بتحقیق محمود إبراھیم:37/2، ت:570)

✿ امام ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ):"**یضع الحدیث**" "حدیث گھڑتا تھا"۔ (لسان المیزان للحافظ بتحقیق ابی غدة:438/4، ت:4167 وقد نقله المؤلف من کتابه)

✿ امام ابوالفضل محمد بن طاہر الشیبانی، المعروف بابن قیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی:507ھ):"**وَعَبْدُ اللّٰهِ هَذَا كَذَّابٌ**" "عبداللہ یہ کذاب ہے"۔ (تذکرة الحفاظ بتحقیق حمدی السلفی، ص:140، ح:327)

✿ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):"**متهم بالوضع كذاب، مع أنه من كبار الصالحين**" "یہ کبار صالحین میں سے ہونے کے باوجود متہم بالوضع اور کذاب ہے"۔ (میزان الاعتدال بتحقیق البجاوی:394/2، ت:4217)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: لسان المیزان للحافظ بتحقیق ابی غدة:438/4، ت:4167 وغیرہ۔

[**خلاصة القول**] عیدین کی شب خصوصی عبادت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ جتنی روایتیں اس تعلق سے مروی ہیں وہ سب کی سب سخت ضعیف، منکر اور موضوع ہیں۔

موقوف روایتیں

(1)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

❁ امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ (المتوفی:458ھ) فرماتے ہیں:

"وَفِيمَا أَنْبَأَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ إِجَازَةً، وَحَدَّثَنَا بِهِ عَنْهُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ الْبَيْلَمَانِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: " خَمْسُ لَيَالٍ لَا يُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبَ، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَةُ الْعِيدِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ"۔

[**ترجمہ**] سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعاء رد نہیں ہوتی ہے:

(1) جمعہ کی رات (2) رجب کی پہلی رات

(3) نصف شعبان کی رات (4) عیدالفطر کی رات

(3) عیدالاضحیٰ کی رات۔

[**تخریج**] شعب الإيمان للبيهقى بتحقيق الدكتور عبد العلي: 288/5، ح:3440 و اللفظ له و مصنف عبد الرزاق بتحقيق حبيب الرحمن الأعظمي: 317/4، ح: 7927 و فضائل الأوقات له بتحقيق عدنان عبد الرحمن، ص: 311، ح:149 و غيرهم۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث منكر او موضوع (یہ حدیث منکر یا موضوع ہے)۔

[**منکر یا موضوع ہونے کی وجہ**] روایت ہذا کی سند میں دو علتیں

ہیں:

(1) اس میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام نہیں لیا گیا ہے۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے یہ حدیث کس سے سنی، اس کا نام نہیں لیا ہے۔

(2) **مُحَمَّد بْن عَبْد الرَّحْمَن ابْن البيلماني الكوفي النحوي:** یہ ضعیف منکر الحدیث راوی ہے، اس نے اپنے والد سے منکر اور موضوع روایتیں بیان کی ہیں۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ): "**مُنكَرُ الحديثِ**" (التاريخ الكبير بحواشي محمود خليل: 163/1، ت:484)

۞ امام ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): "**هو منكر الحديث ،ضعيف الحديث، مضطرب الحديث**" "یہ منکر الحدیث ،ضعیف الحدیث اور مضطرب الحدیث ہے"۔ (الجرح والتعديل لابن ابی حاتم بتحقيق المعلمی: 311/7، ت:1694)

۞ امام ابو بکر احمد بن عمرو العتکی ، المعروف بالبزار رحمہ اللہ (المتوفی:292ھ): "**وَأَحَادِيثُ مُحَمد بْنِ عَبد الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيه، عَنِ ابْنِ عُمَر كَثِيرَةٌ وَهِيَ كَثِيرَةُ الْمَنَاكِيرِ۔۔۔ضعيف الحديث عند أهل العلم**" "محمد بن عبد الرحمن کی احادیث اپنے والد سے، وہ ابن عمر سے زیادہ ہیں اور ان میں اکثر و بیشتر منکر ہیں۔۔۔ وہ اہل علم کے نزدیک ضعیف الحدیث ہے"۔ (مسند البزار بتحقيق عادل بن سعد: 33/12، ح:5411)

۞ امام ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (المتوفی: 303ھ): **"منکر الحدیث"** (الضعفاء والمتروکون بتحقیق محمود إبراهيم زايد، ص:92، ت:526)

۞ امام ابوجعفر محمد بن عمرو العقیلی رحمہ اللہ (المتوفی:322ھ): **"وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ هَذَا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ نُسْخَةً فِيهَا مَنَاكِيرُ وَكَذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَ عَنْهُ بِمَنَاكِيرَ"** "صالح بن عبد الجبار نے ابن بیلمانی سے ایک نسخہ بیان کیا جس میں منکر روایتیں ہیں اور اسی طرح محمد بن الحارث نے بھی اس سے منکر روایتیں بیان کی ہیں"۔ (الضعفاء الكبير بتحقيق عبد المعطي: 101/4، ت:1654)

۞ امام ابوحاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: 354ھ) **:"حدث عَن أَبِيه بنسخة شَبِيها بِمِائَتي حَدِيث كلهَا مَوْضُوعَة، لَا يَجُوز الِاحْتِجَاج بِهِ، وَلَا ذكره فِي الْكتب إِلَّا عَلَى جِهَة التَّعَجُّب"** "اس نے اپنے والد سے تقریباً دوسو (200) احادیث کا ایک نسخہ بیان کیا ہے، وہ سب کی سب احادیث موضوع ہیں، اس سے احتجاج کرنا اور کتابوں میں اس کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے مگر تعجب کے طور پر"۔ (المجروحين بتحقيق محمود إبراهيم: 264/2، ت:948)

۞ امام ابواحمد بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (المتوفی:365ھ): **"وَكُلُّ مَارُوِيَ عنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ فالبلاء فيه من بن الْبَيْلَمَانِيِّ، وَإِذا رَوَى عنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ مُحَمد بْنُ الْحَارِثِ هَذَا فجميعا ضعيفان، مُحَمد بن الْحَارِثِ وَابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ وَالضَّعْفُ عَلَى حَدِيثِهِمَا بَيِّنٌ"** "ہر وہ چیز جو ابن بیلمانی سے روایت کی گئی ہے، ان میں جو بلاء ہے وہ ابن بیلمانی کی جانب سے ہے اور جب محمد بن الحارث ابن بیلمانی سے

روایت کرے تو دونوں ضعیف ہیں اور ان دونوں کی احادیث پر ضعف واضح ہے "۔
(الكامل في ضعفاء الرجال بتحقيق عادل أحمد ورفقاه: 388/7، ت: 1661)

۞ امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ (المتوفی: 405ھ): **"يروي عَن أَبِيه عَن ابْن عمر المعضلات"** "اس نے اپنے والد سے، وہ ابن عمر سے معضل روایتیں بیان کی ہیں"۔ (المدخل إلى الصحيح بتحقيق الدكتور ربيع هادي: 197/1، ت: 174)

۞ امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی: 430ھ): **"منكر الحديث"** (الضعفاء بتحقيق فاروق حمادة، ص: 140، ت: 216)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): **"ضَعَّفُوهُ"** "محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے"۔ (المغني في الضعفاء بتحقيق الدكتور نور الدين: 603/2، ت: 5725)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: 852ھ): **"ضعيف وقد اتهمه ابن عدي وابن حبان"** "یہ ضعیف ہے، امام ابن عدی اور ابن حبان رحمہما اللہ نے اسے متہم قرار دیا ہے"۔ (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص: 492، ت: 6067)

تفصیل کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقيق بشار عواد: 594/25، ت: 5392 وغیرہ۔

[**تنبیه**] فضائل الاوقات میں **"سَمِعَ ابْنَ السَّلْمَانِيّ"** لکھا ہوا ہے اور مصنف عبد الرزاق میں **"سَمِعَ الْبَيْلَمَانِيَّ"** لکھا ہوا ہے، دونوں کے دونوں صحیح نہیں ہے، صحیح **"سَمِعَ ابْنَ الْبَيْلَمَانِيّ"** ہے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

(2)
سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت

✿ امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی القرشی رحمہ اللہ (المتوفی:204ھ) فرماتے ہیں: "أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيد، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: "مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْعِيدِ مُحْتَسِبًا، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ حِينَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ"۔

[**ترجمہ**] سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے اجر وثواب کی نیت کرتے ہوئے عید کی رات قیام کیا تو جس وقت دلوں کو موت آئے گی، اس کا دل نہیں مرے گا۔

[**تخريج**] الأم: 1/264، الناشر: دار المعرفة - بيروت وشعب الإيمان بتحقيق الدكتور عبدالعلي: 5/287، ح: 3438 وغيرهم۔

[**حكم حديث**] هذا حديث موضوع بلا ريب واسناده منقطع (یہ حدیث بلا شبہ موضوع ہے اور اس کی سند منقطع ہے)۔

[**سبب**] روایت ہذا کی سند میں دو علتیں ہیں:

(1) **إِبْرَاهِيم بْن مُحَمَّد بْن أَبِي يحيى - واسمه سمعان - الأَسلميّ**: یہ متروک الحدیث اور کذاب راوی ہے۔ اس کی بابت ائمہ کرام کے اقوال گزر چکے ہیں۔

(2) خالد بن معدان رحمہ اللہ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

✿ امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی:241ھ): "**أَمَّا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ يَعْنِي مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ**"" خالد بن معدان رحمہ اللہ نے ابوالدرداء رضی اللہ

عنہ سے نہیں سنا ہے"۔(المراسیل بتحقیق شکر الله نعمة الله، ص: 52، ت: 71 واسناده صحیح)

۞ امام ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمن المزی رحمہ اللہ (المتوفی: 742ھ): "**لم یذکر سَمَاعًا منه**" "خالد نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سماع کی صراحت نہیں کی ہے"۔ (تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقیق بشار عواد: 168/8، ت: 1653)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): "**وَأَرْسَلَ عَنْ: مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعَائِشَةَ۔۔۔ وغيرهم**" "خالد رحمہ اللہ نے معاذ بن جبل ،ابو الدرداء، عائشہ رضی اللہ عنہم وغیرہم سے ارسال کیا ہے"۔ (سير أعلام النبلاء بتحقيق مجموعة من المحققين: 537/4، ت: 216)

۞ اب چند باتیں بطور تنبیہ پیش خدمت ہیں:

[**تنبیه نمبر: 1**] ابراہیم الاسلمی الکذاب کہتا ہے کہ: "**رَأَيت مَشِيخَةً مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَظْهَرُونَ عَلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَيْلَةَ الْعِيدِ فَيَدْعُونَ وَيَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى تَمْضِيَ سَاعَةٌ مِنْ اللَّيْلِ**" "میں نے اہل مدینہ کے چند اچھے شیوخ کو دیکھا کہ وہ عید کی رات میں مسجد نبوی تشریف لاتے اور (وہاں) دعاء کرتے اور اللہ کا ذکر کرتے حتی کہ رات کا ایک حصہ ختم ہو جاتا"۔ (الأم: 264/1، الناشر: دار المعرفة-بيروت)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ:

(1) وہ چند مشائخ کون ہیں؟ اس کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔

(2) تابعین کے عمل سے کوئی عبادت ثابت نہیں ہوتی ہے۔

(3) تابعین کا عمل حجت نہیں ہوتا ہے۔

(4) اس کو بیان کرنے والا ایک جھوٹا انسان ہے لہذا اس کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

[**تنبیہ نمبر:2**] امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**وَبَلَغَنَا أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: إِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ فِي خَمْسِ لَيَالٍ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، وَلَيْلَةِ الْأَضْحَى، وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ، وَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ**" "ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ کہا جاتا ہے کہ پانچ راتوں میں دعاء قبول کی جاتی ہے:

(1) جمعہ کی رات۔

(2) عید الاضحیٰ کی رات۔

(3) عید الفطر کی رات۔

(4) رجب کی پہلی رات۔

(5) نصف شعبان کی رات۔ (الأم: 264/1، الناشر: دار المعرفة - بيروت)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب. لہذا یہ قول نا قابل التفات ہے۔

[**تنبیہ نمبر:3**] امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**وَبَلَغَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحْيِي لَيْلَةَ جَمْعٍ**" "ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ کی رات کو زندہ (یعنی بیدار ہو کر کے عبادت) کرتے تھے"۔ (الأم: 264/1، الناشر: دار

المعرفة-بيروت)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ- میرے علم کی حد تک - یہ چیز ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ و اللہ اعلم بالصواب. لہذ ااس سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی ہے۔

[**تنبیہ نمبر:4**] امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**وَأَنَا أَسْتَحِبُّ كُلَّ مَا حُكِيَتْ فِي هَذِهِ اللَّيَالِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ فَرْضًا**" "ان راتوں کی بابت جو کچھ بیان کیا گیا ہے میں ان کو مستحب قرار دیتا ہوں لیکن وہ فرض نہیں ہے"۔ (الأم:264/1، الناشر: دار المعرفة-بيروت)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ امام صاحب نے جن چیزوں کو سامنے رکھ کر یہ بات کہی ہے وہ نا قابل اعتماد اور غیر ثابت شدہ ہیں لہذ اامام صاحب کا مستحب کہنا، درست نہیں ہے ۔اللہ اِن پر رحم فرمائے اور اِن کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین۔

[**خلاصة القول**] عیدین کی شب خصوصی عبادت، صحابہ کرام میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے۔ اس تعلق سے جتنی روایتیں مروی ہیں وہ سب کی سب موضوع ہیں۔

ایک مقطوع روایت
جناب خالد بن معدان رحمہ اللہ کی روایت

❁ امام ابو محمد الحسن بن محمد البغدادی الخلال رحمہ اللہ (المتوفی:439ھ) فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ هارون المقرئ، ثنا أَحْمَد بْن الْحَسَن الفقيه، ثنا الْحَسَن بْن عليّ، ثنا سويد بْن سَعِيد ثنا سَلَمَة بْن مُوسَى الأَنْصَارِيّ بالشام ،عن أَبِي مُوسَى الهلالي، عن خَالِد بْن معدان قَالَ: خمس ليالٍ فِي السنة من واظب عليهن رجاء ثوابهن وتصديقًا بوعدهن أدخله الله الجنة: أول ليلة من رجب يقوم ليلها ويصوم نهارها، وليلة النصف من شعبان يقوم ليلها ويصوم نهارها، وليلة الفطر يقوم ليلها ويصوم نهارها، وليلة الأضحى يقوم ليلها ويصوم نهارها، وليلة عاشوراء يقوم ليلها ويصوم نهارها"۔

[**ترجمہ**] جناب خالد بن معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ثواب کی امید اور وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ان پر (عبادت کرتے ہوئے) مداومت کریگا تو اللہ تعالی اس کو جنت میں داخل کرے گا:

(1) رجب کی پہلی رات میں قیام کرے اور اس کے دن میں روزہ رکھے۔

(2) نصف شعبان کی رات میں قیام کرے اور اس کے دن میں روزہ رکھے۔

(3) عید الفطر کی رات میں قیام کرے اور اس کے دن میں روزہ رکھے۔

(4) عید الاضحیٰ کی رات میں قیام کرے اور اس کے دن میں روزہ رکھے۔

(5) عاشوراء کی رات میں قیام کرے اور اس کے دن میں روزہ رکھے۔

[**تخریج**] فضائل شهر رجب بتحقيق أبي يوسف عبد الرحمن، ص:75، ح:17۔

[**حکم حدیث**] اسناده ضعيف جدا (اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں دو علتیں ہیں:

(1) **سَلَمَة بْن مُوسَى الْأَنْصَارِيّ:** ان کی بابت جرح وتعدیل کا کوئی کلمہ مجھے نہیں مل سکا۔

ان کے ترجمے کے لئے دیکھیں:

❁ تاریخ دمشق لابن عساکر بتحقیق عمرو العمروي: 132/22، ت: 2626۔

❁ تعجیل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة لابن حجر بتحقیق الدکتور إکرام الله: 605/1، ت: 408 وغیرہ۔

(2) **أَبُو موسى الهلالي:** یہ مجہول ہیں۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

❁ امام ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی: 277ھ): "**مجهول**" (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی: 438/9، ت: 2197)

❁ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): "**مجهول**"۔ (المغني في الضعفاء بتحقیق الدکتور نور الدین: 810/2، ت: 7763)

لیلۃ الجائزہ والی روایت
کی تحقیق

بعض حضرات عید الفطر کی رات کو "لیلۃ الجائزہ" کہتے ہیں اور بطور دلیل درج ذیل روایت پیش کرتے ہیں لیکن یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ تفصیل پیش خدمت ہے:

امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ) فرماتے ہیں:

"أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِرٍ وَسَعْدُ الْخَيْرِ بن محمد، قَالا: نا نَصْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْبَطَرِ قَالَ: نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقَوَيْهِ قَالَ: نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سِنِينٍ الْخُتُلِّيُّ قَالَ: نا الْعَلاءُ بْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ أَبُو عَمْرٍو قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قال: أبو عمرو فَشَكَكْتُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَكَتَبْتُهُ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ وَكُنْتُ سَمِعْتُهُ وَالْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: نا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :-----فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ فَإِذَا كَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَلائِكَةَ فِي كُلِّ مَلإٍ فَيَهْبِطُونَ إِلَى الأَرْضِ فَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَيُنَادُونَ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ جَمِيعُ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ إِلا الْجِنَّ وَالإِنْسَ فَيَقُولُونَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اخْرُجُوا إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يَغْفِرِ الْعَظِيمَ---"۔

[**ترجمہ**] سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: -----جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے جسے لیلۃ الجائزہ (یعنی انعام کی رات) کہا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالی فرشتوں

کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں میں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پکارتے ہیں، ان کی آواز جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت! اس کریم رب کی طرف چلو جو بڑے سے بڑے قصور کو معاف کرنے والا ہے۔۔۔۔

[**تخریج**] العلل المتناهية في الأحاديث الواهية بتحقيق إرشاد الحق الأثري: 45/2، ح: 880 و الترغيب و الترهيب للاصبهانی بتحقيق أيمن بن صالح بن شعبان: 358/2، ح: 1768 و غيرهم۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موضوع و اسناده ضعيف جدا منقطع (یہ حدیث موضوع ہے اور اس کی سند سخت ضعیف منقطع ہے)۔

❁ امام ابوالفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ) : "وَهَذَا حَدِيثٌ لايَصِحُّ" "یہ حدیث ثابت نہیں ہے"۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ : "موضوع"۔(ضَعيفُ التَرْغِيب وَالتَرْهِيب: 300/1، ح: 594)

[**سبب**] روایت ہذا میں چار علتیں ہیں:

(1) أَبُو عَمْرٍو الْعَلاءُ بْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ: راقم کو اس کا ترجمہ نہیں مل سکا۔

(2) الْحَسَن بْنُ يَزِيد: راقم کو اس کا بھی ترجمہ نہیں مل سکا۔

(3) عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ: راقم کو اس کا بھی ترجمہ نہیں مل سکا۔

(4) الضحاك بن مزاحم الهلالي، أبو القاسم: آپ ثقہ صدوق راوی ہیں لیکن

آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی:241ھ):"**ثقة مأمون**"۔ (العلل و معرفة الرجال بتحقيق وصي الله بن محمد عباس:2/309، ت:2375)

۞ امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:264ھ): امام ابومحمد عبدالرحمن بن ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی: 327ھ) فرماتے ہیں :"**سُئِلَ أَبُو زُرْعَةَ عَنْ الضَّحَّاكِ سَمِعَ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا، قِيلَ لَهُ: وَلَا شَيْئًا، قَالَ: وَلَا شَيْئًا**""امام ابوزرعہ رحمہ اللہ سے ضحاک رحمہ اللہ کے متعلق سوال کیا گیا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ ان سے کہا گیا: کچھ بھی نہیں سنا ہے؟ فرمایا: کچھ بھی نہیں"۔ (المراسيل بتحقيق شكر الله نعمة الله، ص:96، ت:346)

۞ امام ابوحاتم محمد بن حبان البستی ،المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ):"**لم يسمع من ابن عباس ولا من أحد من الصحابة شيئا**" "آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور کسی بھی صحابی سے کچھ نہیں سنا ہے"۔ (مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار بتحقيق مرزوق على ابراهيم، ص:308، ت:1562)

۞ امام ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ):"**ثقة ،لم يسمع من ابن عباس شيئا**" "ثقہ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا ہے"۔ (سؤالات البرقاني للدارقطني بتحقيق عبدالرحيم القشقري، ص:38، ت:236)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):"**وهو حسن**

الحدیث" "یہ حسن الحدیث ہیں"۔ (ديوان الضعفاء بتحقيق حماد الأنصاري، ص :198، ت:1984) "وَهُوَ صَدُوْقٌ فِي نَفْسِهِ" "یہ فی نفسہ صدوق ہیں"۔ (سير أعلام النبلاء بتحقيق مجموعة من المحققين:4/598، ت:238)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال للمزی بتحقيق الدكتور بشار عواد :13/291، ت:2928 وغیرہ۔

اب چند باتیں بطور تنبیہ پیش خدمت ہیں:

[**تنبیه نمبر: 1**] امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وقال ابن حبان: "لا يجوز الاحتجاج بالعلاء بْن عمرو" "امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علاء بن عمرو سے احتجاج نہیں کیا جائے گا"۔ (العلل المتناهية في الأحاديث الواهية بتحقيق إرشاد الحق الأثري:2/46، ح:880)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ جس علاء کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ نے یہ بات کہی ہے وہ "أبو محمد العلاء بن عمرو الحنفي الكُوفيُّ" ہے، نہ کہ ابو عمرو الخراسانی جوسنی سے معروف ہے۔

[**تنبیه نمبر: 2**] امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قال أَبُو حاتم الرازي: والقاسم بْن الحكم مجهول" "امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قاسم بن الحکم مجہول ہے"۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ابن الحکم کو مجہول نہیں کہا ہے

بلکہ آپ نے یہ کہا کہ: "محله الصدق، يكتب حديثه، ولا يحتج به" "یہ صدوق ہے، اس کی حدیث لکھی جائے گی لیکن اس سے احتجاج نہیں کیا جائے گا"۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی: 109/7، ت:629)

❁ حماد بن سلیمان السدوسی نے قاسم بن الحکم العرنی کی متابعت کی ہے لیکن وہ بھی نا قابل التفات ہے۔ تفصیل پیش خدمت ہے:

❁ امام ابومحمد عبد العزیز بن احمد الکتانی الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ) فرماتے ہیں: "أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزْدَادَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَلْمُونَ الأَنْطَرْسُوسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ الأَصْبَهَانِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالْجَوَازِلِيِّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الشَّعَّارُ، نا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، نا هِشَامُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا حَمَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّدُوسِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ فِي لَيْلَةِ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ: لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ، فَإِذَا كَانَ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلائِكَةَ فِي كُلِّ الْبِلادِ۔۔۔))۔

[**تخريج**] مسلسل العيدين بتحقيق مجدي فتحي السيد، ص:40، ح:22۔

[**حكم حديث**] هذا حديث موضوع واسناده هالک منقطع۔

❁ شیخ مجدی حفظہ اللہ: "حديث باطل واسناده موضوع"۔

[**سبب**] روایت ہذا کی سند میں علتوں کی کثرت ہے۔

ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(1) **عُمَر بْن دَاوُد بْن سلمون، أَبُو حفص الأُنْطَرَطُوسي الأَطْرَابُلُسِي:** یہ متہم اور موضوع روایتیں بیان کرنے والا راوی ہے۔

امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): **"متهم، يأتي بالموضوعات"**۔ (ذیل دیوان الضعفاء والمتروکین بتحقیق حماد بن محمد الأنصاري، ص: 51، ت: 300)

نیز دیکھیں: لسان المیزان للحافظ بتحقیق ابی غدۃ: 95/6، ت: 5611۔

(2) **مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ الأَصْبَهَانِيُّ:**

(3) **مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الشَّعَّارُ:**

راقم کو ان دونوں کا ترجمہ نہیں مل سکا۔

مسلسل العیدین کے محقق ان کی بابت فرماتے ہیں: **"لم اقف عليهما"** "میں ان دونوں سے واقف نہیں ہوسکا"۔

(4) **حَمَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّدُوسِيُّ:** یہ یا تو مجہول ہے یا ان راویوں میں سے ہے جن کا ترجمہ راقم کو نہیں مل سکا۔

امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ (المتوفی: 458ھ) اپنی کتاب السنن الکبری میں ایک روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: **"حَمَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ هَذَا مَجْهُولٌ"** "حماد بن سلیمان مجہول ہے"۔ (السنن الکبری بتحقیق محمد عبد القادر عطا: 34/10، ح: 19769)

(5) انقطاع : ضحاک رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا ہے۔ اس کی بابت ائمہ کرام کے اقوال گزر چکے ہیں۔

کیا عید الفطر کا دن یوم الجوائز ہے؟

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفا ایک روایت مروی ہے جس میں عید الفطر کے دن کو "یوم الجوائز" کہا گیا ہے لیکن وہ بھی نا قابل التفات ہے۔

تفصیل پیش خدمت ہے:

❁ امام ابو محمد عبد العزیز بن احمد الکتانی الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفی:597ھ) فرماتے ہیں:

"أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، أَنَا عَمِّي أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَنْ بِلالِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:يَوْمُ الفطر يوم الجوائز، إذ خَرَجُوا إِلَى الْمُصَلَّى أُعْطَوْا جَوَائِزَهُمْ".

[**ترجمہ**] سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوم الفطر یوم الجوائز ہے۔ جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو ان کے انعامات ان کو دیئے جاتے ہیں۔

[**تخریج**] مسلسل العيدين بتحقيق مجدي فتحي السيد، ص:39، ح:21۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موقوف و اسناده ضعيف جدا (یہ حدیث موقوف ہے اور اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

❁ شیخ مجدی حفظہ اللہ: "اسناده ضعيف جدا و الحديث مرسل"۔

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں دو علتیں ہیں:

(1) أَبُو عَلِيٍّ محمد بْن القاسم الدّمشقيّ: انہوں نے احمد بن علی المروزی رحمہ اللہ سے ان کی اکثر کتابوں کو روایت کیا ہے اور ان میں وہ متہم ہیں۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام ابو محمد عبدالعزیز بن احمد الکتانی الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفی: 597ھ): **"حدث عن أبي بكر أحمد بن علي بن سعيد القاضي المروزي بأكثر كتبه اتهم في ذلك ، وذكر أن أكثرها إجازة۔۔۔"** "انہوں نے ابو بکر احمد بن علی المروزی رحمہ اللہ سے ان کی اکثر کتابوں کو روایت کیا ہے، ان میں وہ متہم ہیں اور یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا اکثر حصہ اجازۃ ہے۔۔۔"۔ (تاريخ دمشق لابن عساكر بتحقيق عمرو بن غرامة العمروي :104/55، ت:6915)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ): **"له جزء سمعناه وقد اتهم فی إكثاره، عن أبي بكر أحمد بن علي"** "اس کے ایک جزء کو جو ابو بکر احمد بن علی سے ہے، ہم نے سنا ہے اس کی اکثر و بیشتر احادیث میں وہ متہم ہے"۔ (میزان الاعتدال بتحقیق البجاوی: 14/4، ت: 8076)

(2) **بِلالِ بْنِ قَيْسٍ:** راقم کو اس کا ترجمہ نہیں مل سکا۔

مسلسل العیدین کے محقق -حفظہ اللہ- فرماتے ہیں: **"لم اقف عليه"** "میں اس سے واقف نہیں ہو سکا"۔

[تنبیہ] شیخ مجدی حفظہ اللہ نے زیر بحث روایت کو مرسل کہا ہے۔ اس کی وجہ میں نہیں جان سکا۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے شاید شیخ کو وہم ہو گیا ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب.**

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی
اسلامک انفارمیشن سینٹر، اندھیری، ممبئی
1438ھ - ذوالقعدۃ -3
27-7-2017

ایک اور سنہری قول

امام زین الدین عبدالرحمن بن احمد
المعروف بابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ (المتوفی: 795ھ) فرماتے ہیں:

"وقد ورد في خصوص إحياء ليلتي العيدين أحاديث لا تصح"

عیدین کی شب خصوصی عبادت کے تعلق سے
منقول احادیث ثابت نہیں ہیں ۔

(لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف، ص: 263۔ الناشر: دار ابن حزم)

Google Play
iic mumbai
IIC Mumbai-Islamic Information Centre
ZAID PATEL Education
This app is compatible with all of your devices.
Add to wishlist
Install
Islamic Information Centre